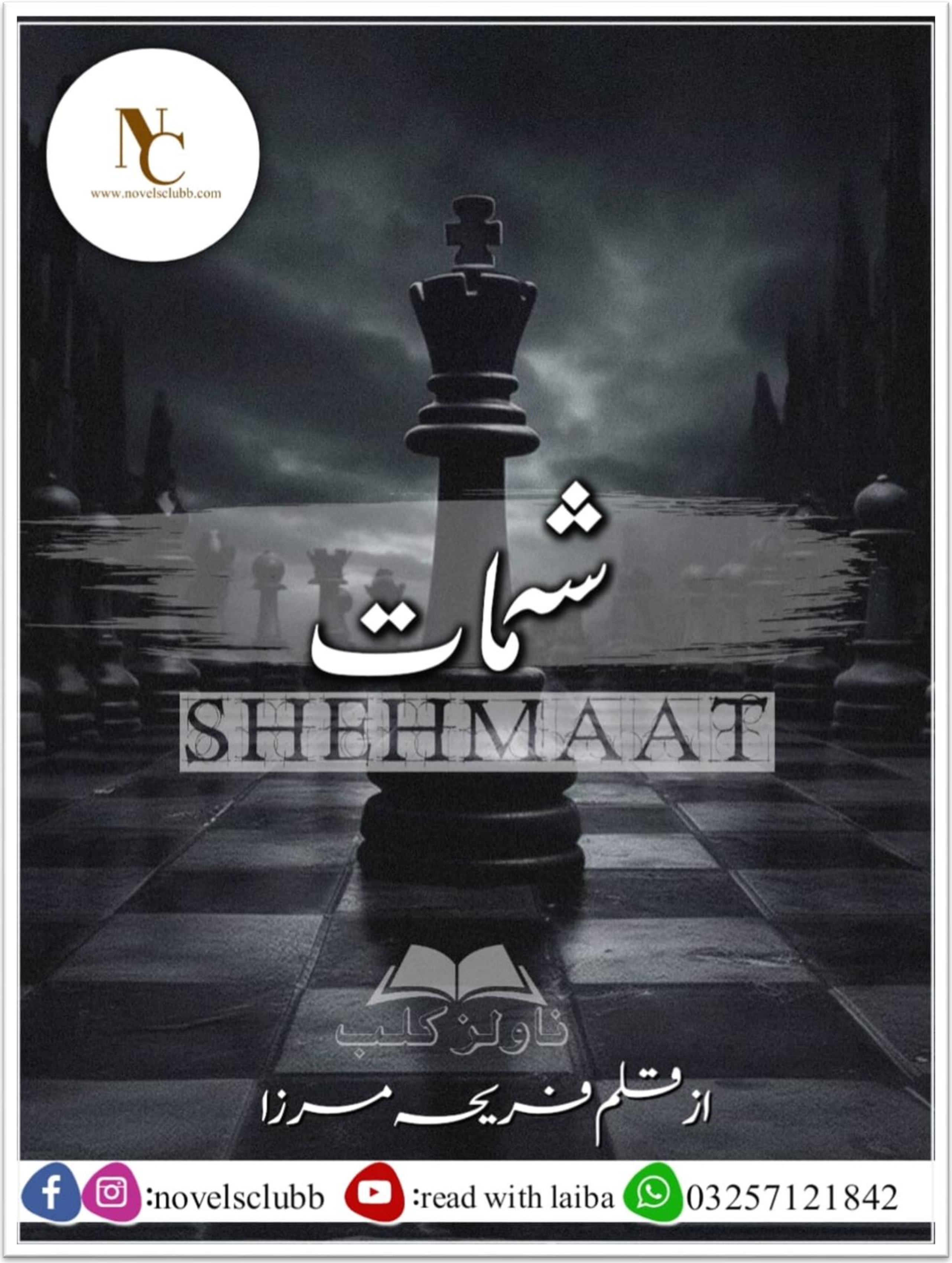
www.novelsclubb.com
شہ مات
SHEHMAAT
ناولز کلب
از قلم فریحہ مرزا
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

شہ مات

از قلم

فریحہ مرزا

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

اگر وقت ٹھہر جائے۔سانس ساکن ہو جائے۔آنکھ نم ہو جائے۔تو خاموش رہنے کی بجائے اپنی کہانی کہہ ڈالنا ضروری ہو جاتا ہے۔اور جس پل تمہیں لگے کہ اب کوئی تمہیں سننے نہیں آئے گا۔اس پل لکھ ڈالو۔اپنی کہانی کو۔جو اک راز کی صورت،اک بری یاد کی طرح تمہارے سینے میں دفن ہے۔

www.novelsclubb.com

صوفیہ سکندر کہانی کا وہ کردار ہے جس نے میرے ہاتھ میں قلم تھما کر مجھ سے اپنی کہانی لکھوائی ہے۔یہ وہ کہانی ہے جو بہت سے لوگ سنانا چاہتے ہیں مگر سنا نہیں سکتے۔۔۔کچھ کہانیاں ممنوعہ ہوتی ہیں۔وہ لفظوں میں کہی نہیں جا سکتیں۔اور میں اس ممنوعہ کہانی کو رقم کرتی ہوں۔کچھ سچ،کچھ جھوٹ۔کچھ حقیقت،کچھ افسانہ۔

اس کہانی کے سب کردار فکشن ہیں،کہانی من گھڑت ہے۔۔۔مگر۔۔۔عزیز قارئین؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا کرداروں پر بیتنے والی اذیت جھوٹی ہوتی ہے؟

بعض کہانیاں صرف کہانیاں نہیں ہوتیں۔ کسی کی زندگی ہوتی ہیں۔ کسی کا ماضی ہوتی ہیں۔ کسی کے اوپر بیتنے والی قیامت ہوتی ہیں۔ یہ کہانیاں سننے میں بڑی دلچسپ ہوتی ہیں مگر جو اس ٹارچر سے گذرتا ہے وہی جانتا ہے۔۔۔بس وہی جانتا ہے کہ ازیت کیا ہوتی ہے۔

"شہہ مات" کو لکھنا بھی کسی ازیت سے کم نہیں۔ کوئی مجھ سے پوچھے کہ ٹارچر کیا ہے؟ میں کہوں گی اپنے احساسات کو قلم کے ذریعے کاغذ کی سطح پر اتارنا۔۔۔۔اور پھر کسی تاریک گوشہ میں بیٹھ کر اس ان کہی کو پڑھنا۔ اس درد کو پڑھنا جو آپ کی آنکھیں نم کر ڈالے۔

پیارے قارئین!

کہانی کار بڑے جھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ ساحر ہوتے ہیں۔ آپ کو ایک نئی دنیا میں لے جاتے ہیں۔ خوابوں کی دنیا۔ فکشن کی دنیا۔۔۔جو اک فرار ہے حقیقت سے۔ اور جس پل آپ پر ادراک ہوتا ہے کہ حقیقت کی دنیا فکشن کی دنیا سے کس قدر مختلف ہے اس پل آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حقیقت کی دنیا ایک چیس بورڈ کی مانند ہے۔ہر انسان ایک pawn کی طرح ہوتا ہے۔ایک ایک قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پڑتا ہے۔اور بعض دفعہ Forward موو کرنے کے بعد آپ ایک جگہ پر سٹک ہو جاتے ہیں۔تب آپ کے پاس پیچھے ہٹنے کا بھی آپشن نہیں ہوتا۔آپ اکیلے ہو جاتے ہیں۔ایک useless pawn بن کر۔تب آپ کو خود کو خود ہی بچانا پڑتا ہے۔

آپ کی لائف میں کوئی حدید اس وقت تک نہیں آتا جب تک آپ خود اپنی بقا کی جنگ کرنے کی کوشش نا کریں۔نا ہی کوئی ابو ہریرہ اپنے آپ میں قید رہ کر اپنی بقا کی جنگ لڑ سکتا ہے۔ہادیہ جیسے لوگ آپ کو صرف تب ہی ملتے ہیں جب آپ اپنے Frozen point سے باہر نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یاد رکھیئے۔کوئین صرف کنگ کو پروٹیکٹ کرتی ہے۔آپ صرف ایک pawn ہیں۔آپ نے سروائیو کرنا ہے۔اور سروائیول کے اینڈ پر کیا ہے؟

ایک آپشن !آپ خود کو بدل سکتے ہیں۔ایک کوئین میں۔اس پیس میں جو سب سے زیادہ طاقتور ہے۔جو کچل ڈالتی ہے مخالفوں کے کنگ کو۔اور پھر اس کہانی کا انجام ہوتا ہے "شہہ مات" آ ییئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پڑھتے ہیں شہ مات کو۔

شطرنج کی بساط پر مہروں کے سروائیول کی جنگ کو!

کہانی کار

فریحہ مرزا

www.novelsclubb.com

"اور ہم نے اس (تورات) میں ان کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت۔ اور زخموں کا بھی (اسی طرح) بدلہ لیا جائے۔ ہاں جو شخص اس (بدلے) کو معاف کر دے تو یہ اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ لوگ ظالم ہیں۔"

(المائدہ ٤٥)

www.novelsclubb.com

شہہ مات

بقلم فریحہ مرزا

باب اول

"شہزادی۔۔۔سحر زدہ"

کہانی تھی تخت وتاج کے اک کھیل کی،

"سحر زدہ کردی گئی تھی ایک شہزادی" لگا کہنے کہانی کار۔۔

تھا مرضِ سحر کا علاج صرف ساحر کی موت میں،

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوڑا دیے بادشاہ نے گھوڑے اپنی سلطنت میں،

کر دیا گیا یہ اعلان۔۔۔

کہ جو بھی نکالے گا شہزادی کو سحر سے،

نام کر دی جائے گی شہزادی اسی کے،

گزرتے گئے دن، ہو گئے مایوس طبیب سب، بادشاہ اور ملکہ لگے رہنے غمگیں،

پھر اک دن ہوا یوں،

پیادوں نے دی خبر ایک شہزادے کی آمد کی،

سوار سفید گھوڑے پر، دور دیس کا خوبصورت شہزادہ،

www.novelsclubb.com

آیا تھا نکالنے شہزادی کو سحر سے،

محبت میں گرفتار، نکلا وہ قتل کو جادوگر کے،

تلوار نے اس کی، کر دی الگ گردن ساحر کی

سو ٹوٹ گیا اسی پل جادو کا اثر،

لوٹا جب شہزادہ مہم سے واپس،

تو مل گئی اسے اپنی شہزادی،

"پہنچا ظالم ساحر انجام کو اپنے،

شہزادہ شہزادی لگے خوشی سے رہنے" کہانی ختم ہو چکی تھی، کہانی کار تھا خاموش

مگر سننے والے تھے سحر میں مبتلا، کہانی کار تھا نکلا ساحر،

"مگر سنو کہانی کار، کیا تم ہمیں جھوٹ سنا گئے؟" بوڑھا فیل مسکرایا،

کیا نہیں تم نے ہمیں بتایا کہ ساری فیری ٹیلز ہوتی ہیں جھوٹی؟

کب، کہاں اور کس موڑ پر فیری ٹیلز سنتے سنتے ہم یہ بات بھول بیٹھے،

کہ زندگی کی بساط پر ہر ایک کا انجام ہوتا نہیں خوشگوار،

کیا تم بھول گئے کہ ہر دو میں سے ایک کے حصہ میں آتی ہے مات؟

سنو، کیا تم نے سفید گھوڑے کا ذکر کرتے ہوئے بھلا دی یہ بات،

کہ آتا نہیں ہر بار شہزادہ سفید گھوڑے پر بیٹھ کر،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بعض دفعہ شہزادی کو کرنا پڑتا ہے لاحاصل انتظار،

کیا تم نے دیکھا نہیں شطرنج کی بساط کو، تخت وتاج کے اس راج کو

جو بتلاتا ہے تمہیں کہ ہر بار آتا نہیں کوئی کسی کو بچانے

اور تب مرنا پڑتا ہے، شہزادی کو تاج کی حفاظت کے لیے

سنو کہانی کار! تخت وتاج کے کھیل میں،

بچانا پڑتا ہے خود کو خود ہی، نہ کوئی شہزادہ، نہ کوئی سفید گھوڑا،

زندگی کی بساط پر صرف تم ہو، تم ہی سفید ہو تم ہی سیاہ ہو،

یہ کہانی تمہاری ہے، اسے تمہیں جیتنا ہے، اس کا انجام ہے تمہارے ہاتھ،

www.novelsclubb.com

مگر جس پل تم نے خود کو بچانے کی بجائے، انتظار کیا، کسی شہزادے کی آمد کا،

اس پل تمہیں کچل ڈالیں گے، مہرے اور پیادے

اور پھر ہو گا تمہارا انجام "شہ مات"!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھاگ جائو۔" کہانی کا آغاز اس رات سے ہوا تھا جب شہزادی کو اپنی جان بچانے کے لیے محل سے بھاگنا پڑا تھا۔ اس رات شہزادی نے خوابوں کی دنیا سے نکل کر حقیقت کی دنیا میں قدم رکھا تھا۔

پہلا قدم تھا، حقیقت کی دنیا میں۔ وہ دنیا جو خوابوں کی دنیا سے مختلف تھی۔ بے حد مختلف۔

اس رات اس نے جان لیا تھا کہ خوابوں کی دنیا ایک فریب کے سوا کچھ بھی نہیں۔ فیئری ٹیلز میں رہنے والی شہزادی کی زندگی ایک جھوٹ تھی۔ بس ایک جھوٹ تھی۔

اسے احساس ہوا کہ وہ ایک شہزادی سے عام سی انسان بن گئی تھی۔ اور عام انسانوں کی زندگیاں کیسی تھیں؟ وہ نہیں جانتی تھی۔ دکھ، درد، خوف اور تکلیف کا تو اس نے کبھی نام تک نہیں سنا تھا۔ پیروں میں چبھنے والے کانٹے اسے درد کی لذت سے روشناس کروا گئے تھے۔ ڈوبتی ہوئی سانسیں اور بے ترتیبی سے دھڑکتا ہوا دل اس کو خوف کے نئے احساس سے دوچار کروا گیا تھا۔ یہ احساسات کیسے درد بھرے تھے؟ یہ تھی عام انسان کی زندگی؟ خوف، تکلیف اور مصائب سے بھری پڑی زندگی!

اور اب۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب وہ بھی حصہ تھی ان عام لوگوں کا۔۔۔درد سہنے والوں کا۔کیا درد سہنے والے سب لوگ اس کے جیسے تھے،اس کی عمر کے تھے یا قسمت صرف اس کے لیے ہی اتنی بے مہر ثابت ہوئی تھی۔

ابھی تو اس کے ساتھ یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔اتنی جلدی تو نہیں۔۔۔۔ابھی نہیں۔مگر وار قسمت کا تھا،سہنا تو پڑنا تھا۔عمر دیکھ کر تو قسمت عذاب دینے کا فیصلہ نہیں کرتی۔

زندگی کیا تھی۔۔۔اسے کہاں لے آئی تھی۔

وہ اپنے محل جیسے گھر سے دربدر ہو گئی تھی۔اسے کس نے بتایا تھا کہ زندگی میں ایسا بھی ہوتا ہے؟ کسی نے اس کو کب بتایا تھا کہ حادثے ایسے بھی رونما ہوتے ہیں؟

سب جھوٹ تھا۔۔۔کچھ بھی تو ویسا نہیں تھا جیسے اس نے کبھی تصور کیا تھا۔

وہ ساری فیری ٹیلز جو اس نے پڑھی تھیں،وہ سب ایک خوبصورت جھوٹ کے سوا کچھ نہ تھا۔

جس لمحے اس پر حقیقت کا ادراک ہوا تھا، اس پل وہ "وہ" نہ رہی تھی۔وہ اب کبھی بھی "وہ" نہیں رہ سکتی تھی جو وہ تھی۔جو وہ کبھی ہوا کرتی تھی۔

وہ پل ہمیشہ کے لیے اس کے دل و دماغ پر نقش چھوڑ گیا تھا۔ایک گہرا نقش جو کبھی مٹ نہیں سکتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا تھا ایسا اس رات میں؟

اس نے کیا دیکھا تھا۔۔۔ایک منظر۔۔۔بس ایک منظر۔۔۔مگر وہ خواب بھی تو ہو سکتا تھا؟

لیکن وہ خواب نہیں تھا۔خواب ہی تو نہیں تھا۔حقیقت تھی۔خواب اتنے بھیانک تو کبھی نہیں ہوتے۔اور ڈرائونے خواب تو آنکھ کھلنے پر ختم ہو جاتے ہیں۔مگر یہ کیسا سماں تھا۔۔۔حقیقت پر بس ایک ڈرائونے خواب کا گمان ہوتا تھا۔

وہ لرزی اور کپکپائی۔اس کے قدموں سے جیسے جان نکال لی گئی تھی۔اس کا پورا وجود برف کا گلیشیر بن گیا تھا۔اس کی آنکھوں کے سوا اور کوئی حس کام نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ صرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔بس دیکھتی جا رہی تھی۔سانس روکے،پلک جھپکے بنا۔

اور پھر ایک دم وہ زور زور سے سانسیں لینے لگی تھی۔فضا میں آکسیجن کی کمی ہونے لگی تھی۔اس کا سارا جسم سرد پڑ رہا تھا۔آنکھوں میں سرخی لہو بن کر دوڑ رہی تھی۔کوئی دیکھ لیتا تو گمان کرتا کہ اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بے حد وحشت کے عالم میں اس نے چیخنے کی کوشش کی تھی۔ مگر وہ چیخ نہیں پائی تھی۔ اس کی گھٹی گھٹی چیخوں کا گلا کسی نے بڑی بے دردی سے گھونٹ دیا تھا۔وہ وحشت اور خوف کے عالم میں اپنے منہ سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی،مزاحمت کر رہی تھی۔

"شش۔۔۔چپ۔" وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھتی جا رہی تھی۔ "آواز مت نکالنا۔" تنبیہی انداز تھا۔

"پاپا۔۔۔"اس کے منہ سے پہلا لفظ نکلا تھا اور باقی کے لفظ گلے میں ہی اٹک گئے تھے۔ "پاپا کو ۔۔۔"اس نے پھر بولنے کی کوشش کی۔اس بار اس کی آواز پہلے سے بھی زیادہ خوف میں ڈوبی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔ لمبی گھنی پلکیں گیلی ہو گئی تھیں۔

"صاحب مر چکے ہیں۔"بوڑھے تان سین نے افسوس سے کہا تھا۔وہ وحشت کے عالم میں نیلی آنکھوں والے اس شخص کو دیکھتی رہی تھی۔ وہ اس کے گھر کا بہت پرانا ملازم تھا۔وہ اس کی گود میں پلی بڑھی تھی۔اس کے ساتھ بڑی گہری دوستی تھی۔ وہ اکثر اسے شہزادے اور شہزادی والی کہانیاں سنایا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔۔۔" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔ جیسے حقیقت کو جھٹلانے کی کوشش کر رہی ہو۔ جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ جو کچھ اس نے دیکھا اور سنا تھا وہ سب سچ تھا۔۔۔ایک بھیانک اور تلخ سچ۔ جسم سے روح کھینچ لینے والا سچ۔

"یہی سچ ہے۔ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو۔" بوڑھے تان سین نے گہری سانس بھرتے ہوئے اسے دیکھا۔ وہ غم اور صدمے کی اس کیفیت میں تھی جس کا نام "بے یقینی" تھا۔ اسے یقین ہو گا تو وہ حقیقت "مان" لے گی۔ وہ حقیقت مان لے گی تو شاید ساری زندگی کوئی خواب دیکھنے کے قابل نہ رہے گی۔ اور بھلا خواب دیکھے بنا کون زندہ رہ سکتا ہے؟ خوابوں کے بغیر تو آنکھیں مردہ ہو جایا کرتی ہیں۔

وہ مرے گی نہیں۔ مگر زندہ بھی نہیں رہے گی۔ زندگی اسے موت مانگنے پر مجبور کر دے گی۔ تان سین کو اس پر رحم آیا تھا۔ اس کے ساتھ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ وہ ابھی بہت چھوٹی تھی۔

"نہیں۔۔۔" اس کے ہونٹ کپکپائے۔ اس نے تان سین کو دھکا دیا۔ وہ دو قدم پیچھے لڑکھڑایا اور اپنا توازن کھوتے کھوتے بچا تھا۔ تان سین کی پکار کو سنے بغیر وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سفید پاؤں کو چھوتا شہزادیوں جیسا فراک تھوڑا اوپر اٹھایا تھا۔ وہ کوئی سلو موشن سین تھا۔ لکڑی کی خوبصورت سیڑھیوں سے وہ نیچے اترتی دکھائی دے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہی تھی۔اس کے لب ہل رہے تھے۔ مگر آواز نہیں نکل پا رہی تھی۔زینے پھلانگتی وہ نیچے آگئی تھی۔

اب منظر واضح ہو چکا تھا۔

وہ اپنی پوری کھلی آنکھوں سے اس حقیقت کو دیکھ سکتی تھی۔

وہ کیسے جھٹلا سکتی تھی اس حقیقت کو جو اس کی سانسیں کھینچ رہی تھی؟

اس نے قدم اٹھائے تھے۔آہستہ، بہت آہستہ۔

اس کی ٹانگوں میں کپکپاہٹ تھی۔قدموں میں لرزش تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ گر جائے گی۔وہ گر جاتی تو کبھی اٹھ نا پاتی۔

اس نے اپنی پلکیں جھپکیں۔ایک بار پھر جھپکیں۔سرخ۔۔۔۔سفید۔۔۔۔گاڑھا سرخ۔۔۔کیا تھا وہ؟

"خون" مگر وہ اس کی آنکھوں سے چھلکتا خون تو نہیں تھا۔۔۔پھر؟

وہاں کچھ تھا۔۔۔وہ آگے بڑھی۔پھر رک گئی۔آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئی تھیں۔

اس کے باپ کا وجود لاؤنج کے بیچوں بیچ زمین پر پڑا ہوا تھا۔

مردہ، بے جان اور ساکت۔

وہ پنجوں کے بل آہستگی سے بیٹھی تھی اور اپنے باپ کے مردہ چہرے کو تکتی جا رہی تھی۔

اس کے باپ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ وہاں زندگی کی کوئی رمق باقی نہیں تھی۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔

اسے ایک بار پھر حقیقت پر خواب کا گمان ہوا تھا۔ وہ آنکھ کھولے گی تو سب کچھ ہوا میں تحلیل ہو جائے گا۔ مگر نہ تو اس کی آنکھ کھلی تھی نہ ہی وہ ڈرائونا خواب ختم ہوا تھا۔ خوابوں اور حقیقتوں میں یہی فرق ہوتا ہے "بھول جانے" کا۔ خواب بھلا دیے جاتے ہیں۔ ذہن سے محو ہو جاتے ہیں۔ یادداشت سے سرک جاتے ہیں۔ مگر حقیقت۔۔۔۔ حقیقت ایک بری یاد بن کر ذہن کے پردے پر نقش ہو جاتی ہے۔ جو کبھی نہیں مٹتی۔ پھر کوئی فرار ممکن نہیں ہوتا۔

اس نے بہت آہستگی سے اپنے باپ کی کھلی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔ وہ آنکھیں جو ہر پل اسے دیکھ کر مسکراتی تھیں اس پل وحشت ناک حد تک کھلی ہوئی تھیں۔ اس نے دھیرے سے اپنے باپ کی آنکھیں بند کیں۔ پھر آہستگی سے اپنا سر اپنے باپ کے سینے پر رکھ دیا اور آنکھیں موند لیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پاپا اٹھیں۔۔۔"اس نے سرگوشی کی تھی۔

"پاپا کی پرنسز"اس کے باپ نے آج صبح ہی تو اسے سینے سے لگاتے ہوئے اس کا ماتھا چوم کر بڑی محبت سے کہا تھا۔ پھر اب وہ کیوں خاموش تھے؟اب کیوں اس کی پکار پر آنکھیں نہیں کھول رہے تھے؟

"آپ اپنی پرنسز کی بات کیوں نہیں سن رہے؟"اس نے خفگی سے سر اٹھا کر اپنے باپ کے بے جان وجود کو دیکھا۔"آج میرا برتھ ڈے ہے۔"اس نے تقریباً جھنجھوڑ کر اپنے باپ کو ہلایا۔ کوئی جواب نہیں آیا تھا۔اس کے باپ نے اس کی پکار نہیں سنی تھی۔

کیا مر جانے والے باپ کو کوئی بتا سکتا تھا کہ اس کی بیٹی اس کے سرہانے بیٹھی اسے پکار رہی تھی؟

"یو آر بلیڈنگ، پاپا۔"اس نے اپنے سرخ ہوتے ہاتھوں کو دیکھا پھر اپنے باپ کو۔ خون اس کے باپ کے وجود سے نکلتا ہوا ماربل کے سفید فرش کو بھگوتا جا رہا تھا۔اس نے اپنی فراک کے دامن کو ہلکا سا اٹھایا تھا اور اپنے بے جان باپ کے ماتھے سے بہتا خون صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔

"?Does it hurt"

اس نے دھیرے سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بڑی نرمی اور محبت سے اپنے باپ کا سر اپنی گود میں رکھے خون روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کا سفید خوبصورت فراک جو اس نے آج اپنی سالگرہ کے لیے پہنا تھا خون سے سرخ ہو چکا تھا۔

"اٹھو۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو؟"تان سین پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ بھاگتا ہوا آیا تھا۔اس نے اسے اس کے باپ سے کھینچ کر دور کیا تھا۔وہ مچلی اور دوبارہ اپنے باپ کے پاس جانے کی کوشش کی۔تان سین نے مضبوطی سے اسے دونوں بازوئوں سے تھاما۔"ہوش کرو۔۔۔"

"میرے پاپا۔۔۔"اس نے تان سین کی گرفت سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی۔"پاپا کو چوٹ لگی ہے۔دیکھیں ان کا خون نکل رہا ہے۔"اس نے تڑپتے ہوئے تان سین کی پکڑ سے آزاد ہونے کی کوشش کی تھی۔اسے اپنے ننھے ہاتھوں سے مکے مارتے ہوئے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔

"تمہارا باپ مر چکا ہے۔۔۔ہوش میں آؤ۔"تان سین نے اسے تقریباً جھنجھوڑ کر ہلایا تھا۔وہ اسے اس وقت صحیح ذہنی کیفیت میں نہیں لگی تھی۔

"نہیں۔۔۔"اس نے تان سین کو پوری قوت سے پرے دھکیلا تھا پھر اپنے باپ کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی۔

اس نے ہولے سے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اپنے باپ کے سینے پر رکھا تھا۔کوئی دھڑکن نہیں تھی۔دل بند ہو چکا تھا۔سانسیں دم توڑ چکی تھیں۔وجود ساکن ہو چکا تھا۔

"پاپا۔۔۔مر۔۔۔۔گئے۔۔۔ہیں۔"اس نے پہلی بار جیسے خود سے کلام کیا تھا۔جیسے خود کو بتانے کی کوشش کی تھی۔یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔

"ہاں۔۔۔"تان سین نے گہری سانس لی۔"اب میری بات سنو۔۔۔"وہ اسے میکانکی انداز میں کھڑے ہوتے دیکھ کر دھیمے لہجے میں بولا تھا۔

"وہ لوگ آتے ہی ہوں گے۔تمہاری جان کو خطرہ ہے۔وہ یہاں آئیں گے۔تمہارے پیچھے آئیں گے۔تمہیں یہاں سے جانا ہوگا۔"تان سین بولتا جارہا تھا اور وہ پتھرائی ہوئی سماعتوں سے اس کے جھریوں زدہ چہرے کو دیکھتی جارہی تھی۔

"میرے پاپا زندہ نہیں ہو سکتے؟"اس نے ایک دم پوچھا تھا۔

"نہیں۔""تان سین لحظہ بھر کو خاموش ہوا تھا۔

"پھر مجھے بھی مر جانے دو۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خدارا ایسی باتیں مت کرو۔"تان سین کے دل کو کچھ ہوا تھا۔" تمہیں یہاں سے جانا ہوگا۔ وقت ضائع مت کرو۔"تان سین نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"تم کہتے تھے کہ فیری ٹیلز میں جادو کی چھڑی گھمانے سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔"وہ اپنے باپ کے قریب ہی ٹیبل پر سجے کیک کو دیکھتی ہوئی میکانکی انداز میں کہہ رہی تھی۔"مجھے وہ چھڑی لادو۔"تان سین کی آنکھیں تکلیف سے بھر گئی تھیں۔

"حقیقت کی دنیا میں قدم رکھو۔۔۔یہاں کوئی جادو کی چھڑی نہیں ملتی۔یہاں کچھ بھی خود ٹھیک نہیں ہوتا۔۔۔کرنا پڑتا ہے۔بقا کی جنگ لڑنی پڑتی ہے۔خود کو بچانا پڑتا ہے۔"وہ اب کیک کو غور سے دیکھ رہی تھی۔فیری ٹیلز جیسا خوبصورت سا کیک اس کے پاپا نے اس کے لیے خاص طور پر بنوایا تھا۔کیک کے اوپر "Happy Birthday Papa's Princess" لکھا ہوا تھا۔

اس کے قدم لائونج کے وسط میں پڑے ٹیبل کی طرف بڑھ رہے تھے۔پورا لائونج اس کے برتھڈے کی تھیم کے مطابق سفید اور گلابی رنگ کے غباروں سے سجا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم نہیں کہتے تھے کہ شہزادی کو بچانے کے لیے ہمیشہ ایک شہزادہ آتا ہے؟" اس نے ایک دم گردن موڑ کر سوال اٹھایا تھا۔اس کی آنکھوں میں اتنی سرخی تھی کہ تان سین کو خوف آیا تھا۔

"میں غلط نہیں کہتا تھا۔۔۔مگر کیا تم نے سنا نہیں کہ شہزادے "فیری ٹیلز" میں آتے ہیں؟ کیا تم بھول گئیں کہ یہ حقیقت کی دنیا ہے؟" وہ ساکت ہوئی تھی۔صامدرہ گئی تھی۔لب کھلے تھے مگر جواب نہیں بن پڑا تھا۔

وہ تو پاپا کی پرنسز تھی۔۔۔۔خوابوں کی دنیا میں جینے والی شہزادی۔فیری ٹیلز پڑھ کر خوبصورت خواب دیکھنے والی شہزادی۔اسے کب معلوم تھا کہ خوابوں سے باہر بھی اک دنیا آباد ہے؟

اس نے ایک نظر دیوار گیر گھڑی پر ڈالی۔بارہ بجنے میں ایک منٹ تھا۔اس نے کیک پر لگی موم بتیاں ایک ایک کر کے ٹیبل پر پڑے لائیٹر سے جلانی شروع کی تھیں۔ایک۔۔۔دو۔۔۔۔تین۔۔۔چار۔۔۔۔وہ ایک ایک موم بتی کو بڑے احتیاط سے جلاتی اور اپنے بھورے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتی جو بار بار اس کے چہرے کے اطراف میں پھسلتے جارہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پرفیکٹ" تیرہ موم بتیاں اس کے کیک پر سج چکی تھیں۔کیک کو دیکھتے ہوئے اس کی نگاہ اس کرائون پر ٹھہر گئی جو پاپا اس کے لیے لائے تھے۔اس نے کرائون اپنے سر پر رکھا۔گھڑی پورے بارہ بجا چکی تھی۔اس نے چھری اٹھائی اور کیک کاٹا۔

"Happy Birthday to The Cursed Princess." وہ بلند آواز میں گنگنا رہی تھی۔۔

اس کی آواز میں روح کو چھید دینے والی سردی تھی۔

تان سین خاموش سے اسے دیکھتا جا رہا تھا۔اس پل اسے خوف اور وحشت محسوس ہوئی تھی۔

اس نے ایک دم چھری کیک کے بیچوں بیچ گھونپی تھی۔

اور قدم قدم چلتی دیوار گیر آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔اس کے سفید فراک، چہرے اور ہاتھوں پر سرخ گاڑھا خون لگا ہوا تھا۔بھورے لمبے بال چہرے کے اطراف میں گر رہے تھے۔سر پر سجا تاج اسے کسی شہزادی کا روپ دے رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بادشاہ کے گھر پیدا ہونے والی ہر شہزادی کی قسمت مہربان نہیں ہوتی۔کچھ شہزادیاں میرے جیسی ہوتی ہیں۔۔۔سیاہ بخت، نحوست زدہ،cursed."وہ آئینہ میں اپنے وجود کو نفرت سے دیکھتی خود سے مخاطب ہوئی تھی۔

"بھاگ جائو۔۔۔بھاگ جائو یہاں سے۔"اسے اپنے پیچھے آئینہ میں تان سین کا عکس ابھرتا نظر آیا تھا۔وہ کافی گھبرایا ہوا تھا۔بار بار گھڑی کو دیکھتا کبھی اس کو۔

"کیا شہزادیاں بھی بھاگتی ہیں اپنے محل سے؟"

"ہاں۔۔۔"تان سین دو قدم آگے بڑھا۔"شہزادیاں تاج اور تخت کی کشمکشِ کا حاصل ہوتی ہیں۔"سرخ مخملی تھیلی اس کے ہاتھ میں زبردستی تھماتا،وہ اپنی نحیف آواز میں کہہ رہا تھا۔"اپنی جان بچانے کے لیے بعض دفعہ بھاگنا پڑتا ہے۔"وہ اس تھیلی کا وزن اپنے ہاتھ میں محسوس کر رہی تھی۔وہ جانتی تھی کہ اس میں تان سین کی عمر بھر کی جمع پونجی تھی۔

"خود کو بچائو اور بھاگ جائو۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی یا سوال کرتی اسے بہت سے بھاری قدموں کی دھمک سنائی دی تھی۔"وہ لوگ آ گئے۔"تان سین نے خوف سے اسے دیکھا۔"میرے ساتھ آئو۔۔۔۔میں پچھلا دروازہ کھولتا ہوں۔تم وہاں سے نکل جائو۔"وہ اب اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر بھاگتا ہوا اسے پچھلے دروازے تک لے آیا تھا جہاں گھپ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اندھیرے کا راج تھا۔ بہت آہستگی سے بنا آواز پیدا کیے تان سین نے لکڑی کا وہ پرانا سا پھاٹک کھولا تھا۔ چاند کی دودھیا روشنی میں وہ اس کے چہرے پر چھائے تاثرات پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ خوفزدہ تھی، ہراساں تھی، وہ جانتا تھا۔ وہ اپنے خوف کو منجمد کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ اس پل اسے اس پر بے حد رحم آیا تھا۔ کیا وہ واقعی ایک Cursed Princess تھی؟ وہ باغ میں بیٹھ کر اسے شہزادیوں اور شہزادوں کی کہانیاں سنایا کرتا تھا۔ وہ اپنے باپ کی شہزادی تھی۔ وہ دکھتی بھی تو شہزادیوں جیسی ہی تو تھی۔ مگر دکھنے سے کیا فرق پڑتا تھا؟ حسن تو ملعون زدہ کر دیتا ہے انسان کو۔ حسن کے آگے قسمت کب مہربان ہوتی ہے؟

اس کی بھی نہیں ہوئی تھی۔ وہ اپنی تیرھویں سالگرہ پر فیری ٹیلز کی شہزادی سے ایک نحوست زدہ شہزادی بن گئی تھی جس کے نصیب میں دربدر کی ٹھوکریں کھانا لکھ دیا گیا تھا۔

"سنو۔۔۔ خود کو بچانا۔۔۔ اور کبھی واپس مت پلٹنا۔" تان سین نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے یہ آخری لفظ ادا کیے تھے اور پھر لکڑی کا قدیم دروازہ ہمیشہ کے لیے اس کے چہرے پر بند کر دیا تھا!

"بھاگ جائو۔۔۔" تان سین نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ شہزادی محل سے بھاگنے کے بعد آخر کہاں جاتی ہے؟ وہ کوئی سنو وائٹ ہوتی تو جنگل میں بھاگتے ہوئے اسے سات بونے مل جاتے اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ان کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے لگتی۔ پھر اگر وہ کوئی زہریلا سیب کھا کر مر جاتی تو کوئی خوبصورت شہزادہ اسے بچانے آتا۔۔۔

مگر آج کی رات اسے حقیقت کا ادراک ہوا تھا۔

وہ ایک عام انسان تھی۔ایک معمولی انسان۔افسانوں کی دنیا سے دور پرے ایک حقیقی انسان جس کی زندگی خوفناک حقیقتوں سے بھر چکی تھی۔

"بقا کی جنگ لڑتے ہوئے بعض دفعہ خود کو ہارنا پڑتا ہے۔"اس نے پہلا قدم اٹھایا تھا۔

"اور میری جنگ۔۔۔"اس نے ایک نظر مڑ کر اپنے گھر کو دیکھا تھا۔"شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو چکی ہے۔"اس نے آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھا تھا۔

"مگر ایک بات کا میں عہد کرتی ہوں۔۔۔"اس نے چھری ہاتھوں میں لے کر اس پر نظریں جمائے سوچا تھا۔"کہ میں واپس لوٹ کر آئوں گی۔۔۔انصاف کے لیے نہیں۔۔۔انتقام کے لیے."

اور پھر اس نے سر سے کرائون اتار پھینکا تھا۔۔۔

وہ اب بھاگ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کی تاریکی میں وہ بھاگتی جا رہی تھی۔

اس کے بھاگنے کی رفتار میں تیزی آتی جا رہی تھی۔۔

قسمت نے دیکھا تھا۔۔۔اندھیری رات میں، چمکتے چاند تلے، درختوں کے جھنڈ میں ایک شہزادی بھاگتی چلی جا رہی تھی۔اس کی کرسٹل کی خوبصورت سرخ ہیلز کا ایک پیر جانے کہاں کھو گیا تھا۔اس نے واپس مڑ کر اسے اندھیرے میں تلاشنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"جو پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں وہ پتھر کے ہو جاتے ہیں۔" اسے یہ بات اچھی طرح یاد تھی۔

اس نے رک کر دوسرا جوتا بھی اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ننگے پائوں بھاگنے کی وجہ سے اس کے پیروں میں کانٹے چبھ گئے تھے۔پائوں کے تلوؤں سے خون نکلنے لگا تھا۔مگر اسے اس تکلیف کا احساس تک نہیں ہوا تھا۔

اسے رات کی پراسرار خاموشی میں کتوں کے بھونکنے کی آواز سنائی دی تھی۔وحشت ناک، ڈرائونی آوازیں قریب آتی جا رہی تھیں۔اس کا دل خوف سے کپکپایا۔کیا وہ اس کے پیچھے تھے؟

کتنی ہی دیر وہ بھاگتے بھاگتے ایک دم ٹھہر سی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کہاں جائے گی اب ؟کوئی راستہ نہیں تھا۔کوئی منزل نہیں تھی۔اسے کہاں جانا تھاوہ یہ بھی نہیں جانتی تھی۔

وہ چندپل کچھ سوچتی رہی تھی پھر آگے بڑھی۔

وہ جگہ جہاں وہ کھڑی تھی ایک بہت بڑی نہر کا پل تھا۔

چودھویں کی شب میں اسے سیاہ پانی کی آغوش میں تیرتا ہوا چاند نظر آیا تھا۔

وہ جان گئی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔

"پاپا۔۔۔"اس کے لب بے آواز ہلے تھے۔"I'm coming to you."

اندھیری رات کی پراسرار جامد خاموشی میں ایک چھپاکا سا ہوا تھا۔پانی کی سطح پر کوئی چیز ڈوب کر ابھری تھی اور پھر۔۔۔۔سب کچھ ساکن ہو گیا تھا۔

کسی نے کچھ دیکھا تھا یا نہیں مگر چاند اس بات کا گواہ بنا تھا کہ تیرہ سال کی عمر میں صوفیہ سکندر نے خودکشی کر لی تھی۔

....

www.novelsclubb.com

تاریخ تھی تیرہ اپریل۔ وقت تھا ساڑھے گیارہ بجے کا۔ اور منظر تھا لاہور کے ایک جانے پہچانے بورڈنگ سکول کا۔

تیسری قطار میں، آخری بینچ پر یونیفارم میں ملبوس سرخ و سفید رنگت والی بچی کلاس میں کسی بت کی طرح اپنی جگہ پر بیٹھی خلا میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔ اس کے خوبصورت براؤن بال بریڈ میں بندھے ہوئے تھے۔ اس کی ہلکی بھورے رنگ کی آنکھوں میں ایک عجیب سا سرد پن تھا۔ وہ آخری ڈیسک پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ ہمیشہ اکیلی ہی بیٹھتی تھی۔ شروع شروع میں کچھ بچوں نے اس کے ساتھ دوستی کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس کے سرد پن اور برفیلے انداز کو دیکھتے ہوئے سب پیچھے ہٹ گئے تھے۔ اس نے اپنے ارد گرد اجنبیت کی اتنی لمبی دیواریں کھڑی کر رکھی تھیں کہ کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی انہیں پھلانگنے کی۔

"صوفیہ۔۔۔" ٹیچر کی تیز آواز پر اس نے چونک کر نظر گھمائی تھی۔ "دھیان دو کلاس پر۔" اس نے فقط نظریں بورڈ پر منتقل کی تھیں مگر دماغ اس کا اب بھی کلاس میں نہیں تھا۔ وہ کہاں تھی اور کیا سوچ رہی تھی اسے خود بھی خبر نہیں تھی۔ اسے بس اتنا معلوم تھا کہ وہ وہاں نہیں تھی، وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہیں بھی نہیں تھی۔وہ خواب اور حقیقت کے بیچوں بیچ معلق تھی۔وہ ماضی اور حال کے درمیان سفر کر رہی تھی۔وہ "حال" میں ہو کر بھی حال میں نہیں تھی۔وہ بار بار zone out ہو رہی تھی۔اس کی آنکھیں سپاٹ ہو جاتیں اور چہرہ برف کی طرح ٹھنڈا، بے تاثر اور جامد ہو جاتا۔وہ کیا سوچ رہی تھی اس کے تاثرات سے اندازہ لگانا ناممکن سا تھا۔

"ٹھک ٹھک۔۔۔"مسز دانین نے لیکچر ڈراپ کر کے اس کے پاس آ کر مار کر سے اس کا ڈیسک بجایا تھا۔وہ ایک دم چونک کر کھڑی ہوئی تھی۔اس کے چہرے پر کوئی ڈر، کوئی خوف نہیں تھا۔ صرف سپاٹ چہرہ تھا جس سے اگلا انسان الجھن میں پڑ جاتا تھا۔

"کیا پرابلم ہے؟"مسز دانین ماتھے پر شکنیں ڈالے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"نتھنگ۔"اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

"طبیعت ٹھیک ہے؟"

"یس"اس نے سر کو ہاں میں ہلایا۔

"فوکس کرو پڑھائی پر۔۔۔بیٹھو۔"مسز دانین سرزنش کرنے والے انداز میں کہہ کر واپس بورڈ کی طرف بڑھ گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سٹوڈنٹس آپ کے سمر ٹیسٹ چیک ہو چکے ہیں۔" مسز دانین نے خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ کلاس کو مخاطب کیا تھا۔ "عائشہ اکرم۔۔۔" وہ اب سٹوڈنٹس کے نام پکارتی ہوئیں ان کو ٹیسٹ واپس کر رہی تھیں اور ساتھ ساتھ مارکس بتا رہی تھیں۔ "نائنٹی فائیو۔"

"مدیحہ۔۔۔ایٹی ایٹ۔۔۔"

"حاشر۔۔۔نائنٹی۔۔۔"

"صوفیہ سکندر۔۔۔ٹین مارکس۔" کلاس میں یکدم سناٹا چھا گیا تھا۔ تمام سٹوڈنٹس گردنیں موڑ موڑ کر صوفیہ کو دیکھ رہے تھے جو آہستگی سے اپنی سیٹ سے اٹھی تھی اور ٹیچر کے ہاتھ سے ٹیسٹ پیپر لے کر اپنی جگہ پر واپس جا بیٹھی تھی۔

اس نے ایک نظر اس ٹیسٹ پیپر کو دیکھا تھا، جگہ جگہ مار کر سے سرخ دائرے لگے تھے۔ بہت سے سوالوں کے جوابات اس نے دیے ہی نہیں تھے۔ ایک برفیلی نگاہ اس نے کلاس میں خود کو تکتے سٹوڈنٹس پر ڈالی تھی، پھر مسز دانین کو دیکھا اور ٹیسٹ پیپر کو مٹھی میں لے کر مڑوڑتے ہوئے کھڑکی سے باہر اچھال دیا تھا۔ سٹوڈنٹس ہکا بکا رہ گئے تھے۔ مسز دانین کی آنکھوں سے ایک لمحے کے لیے بھی اس نے اپنی آنکھیں نہیں ہٹائی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"Darn it."

اس کے لب ہلے تھے۔

مسز دانین اسے نظرانداز کر کے دوسرے سٹوڈنٹس کو ٹیسٹ واپس کر رہی تھیں۔ کلاس سے نکلنے سے پہلے انہوں نے ایک آخری نظر اس پر ڈالی تھی وہ اسی طرح ڈیسک پر سر رکھے دوسرے ہاتھ سے اپنی نوٹ بک پر کچھ draw کر رہی تھی۔

"کیا بنا رہی ہو؟" مسز دانین نے اسے دیکھا۔ وہ یکدم اپنی نوٹ بک بند کر کے سیدھی ہوئی تھی۔ انہیں اس کے چہرے پر کچھ پکڑے جانے کا خوف نظر آیا تھا۔

"ہمم۔۔۔ دکھائو۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی اس کی نوٹ بک مسز دانین کے ہاتھوں میں تھی۔

www.novelsclubb.com

I want to sleep like Sleeping"

Beauty. Where I am? What The hell is she saying?

I'm hearing voices....so loud!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیڈ پینسل سے اس کی نوٹ بک پر کسی لڑکی کا عجیب و غریب سا سکیچ بنا ہوا تھا۔ کھلے ہوئے بالوں والا چہرہ، جس کی ایک آنکھ میں چھری گھونپی گئی تھی اور حلق سے وحشت ناک انداز میں نکلتی چیخوں کا گلا کسی نے بڑی بے دردی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دبا دیا تھا۔ اتنا وحشتناک portrayal of tortureاور اس پر بہت ہی شدت بھرے انداز میں لکھے گئے وہ الفاظ پڑھ کر مسز دانین کچھ لمحوں کے لیے ساکت ہوئی تھیں۔

"صوفیہ میرے ساتھ آئو۔" نوٹ بک واپس بند کر کے اسے تھماتے ہوئے مسز دانین نے اسے نرمی سے کہا۔ وہ خاموشی سے ان کے پیچھے چل دی تھی۔ اپنے پیچھے اس نے اپنے کلاس فیلوز کی استہزاء یہ نظریں محسوس کی تھیں۔

وہ جانتی تھی کہ وہ سب اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ دل ہی دل میں اس پر ہنس رہے تھے۔ وہ اپنے بارے میں ان سب کے خیالات سے واقف تھی۔ مگر وہ تھے کون جن کے اپنے بارے میں خیالات سن کر وہ پرواہ کرتی؟

اس کے کلاس فیلوز کی باتیں اور تبصرے اس کے لیے ورتھ اٹینشن نہیں تھے۔ اس کی اپنی سوچیں اسے اتنا occupied رکھتی تھیں کہ اس کے پاس لوگوں کی باتوں کو سوچنے کا وقت نہیں ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھو صوفیہ۔۔۔" مسز دانین نے اسے بینچ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

انہیں اس سے بات کرنے کے لیے سکول کے گراؤنڈ سے بہتر جگہ کوئی نہ لگی تھی۔ اس وقت کلاسز چل رہی تھیں اور گراؤنڈ بالکل خالی تھا۔

مسز دانین اور اس کے درمیان چند پل خاموشی رہی تھی۔

"آج موسم اچھا ہے، ہے نا؟" مسز دانین نے تائید چاہنے والے انداز میں اسے دیکھا۔

اس نے چونک کر انہیں دیکھا۔ پھر آسمان کو۔ پھر دوبارہ ان کو۔ وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھیں بلکہ فلک پر تیرتے بادلوں کے سفید ٹکڑوں کو دیکھ رہی تھیں۔ اس کی نگاہیں بادلوں پر جا ٹھہری تھیں۔ اسے نہیں یاد تھا اس نے آخری بار کب آسمان کو اس طرح دیکھا تھا۔

نیلا، سفید آسمان۔ بغیر ستونوں کے کھڑی اک چھت۔ کیا یہاں سے ہوتا تھا مہر اور قہر کا نزول؟

"خوبصورت ہے نا؟" مسز دانین نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا۔ وہ پلک جھپکے بنا فلک کو تک رہی تھی۔

"It seems so"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتہ ہے صوفیہ۔۔۔میرا دل چاہتا ہے کہ میری نگاہ اس آسمان سے ساتویں آسمان تک کا سفر طے کرلے اور جانتی ہو ساتویں آسمان پر کیا ہے؟"

"عرش معلی۔۔۔وہاں سے اترتی ہیں نعمتیں، زمین زادوں کے لیے۔"

"میں نے تو صرف قہر اترتا دیکھا ہے۔"

"صوفیہ۔۔۔"مسز دانین نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔"بعض دفعہ جسے ہم قہر سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ دراصل ہماری آزمائش ہوتی ہے۔عذاب نہیں۔قہر تو نافرمان لوگوں پر اترتا ہے۔ ظالموں کے لیے ہوتا ہے عذاب۔اور تمہارے جیسے پیارے لوگوں کے لیے۔۔۔آزمائش ہوتی ہے۔اور جانتی ہو آزمائش کی خاص بات کیا ہے؟"مسز دانین نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔وہ خاموشی سے ان کو سن رہی تھی۔

"یہ صرف ان ہی لوگوں پر اترتی ہے جن سے اللہ کو محبت ہوتی ہے۔اور۔۔۔"

"محبت؟"اس نے تلخ لہجے میں ان کی بات کاٹی اور سرد نظروں سے انہیں دیکھا۔اس کا دل چاہا وہ انہیں کہے کہ اس کے لیے آسمان سے آزمائش نہیں عذاب ہی نازل ہوا تھا۔وہ اللہ کو پسند

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں تھی۔اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ صوفیہ سکندر کس حال میں تھی۔اگر اسے اس سے ذرا بھی محبت ہوتی تو اسے مرنے کے لیے نہ چھوڑ دیتا۔

"میں چلتی ہوں کلاس میں میم۔۔۔"وہ ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔مسز دانین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا اور نرمی سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی۔

"میں جاننا چاہتی ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟"

"میرے ساتھ تو کوئی مسئلہ نہیں۔"وہ بذات خود ایک مسئلہ تھی۔اس کی ذات ایک بہت بڑا مسئلہ تھی۔وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا غلط تھا۔

"پھر تم ایسی کیوں ہو؟"وہ نرم لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔

"ایسی کیسی؟"اب کی بار اس نے پوری طرح گردن پھیر کر ان کو دیکھا۔

"تم خود جانتی ہو۔"مسز دانین نے گہری سانس لی۔وہ اسے ایکسپلین نہیں کرنا چاہتی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ بہت شارپ مائنڈڈ ہے۔اور وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ اپنے بارے میں سب سے بہتر وہ خود جانتی تھی۔

"مجھے آج بھی یاد ہے تم اس سکول میں جب پہلی بار آئی تھی۔۔۔"انہوں نے کہنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(میں خود نہیں آئی تھی۔۔۔لایا گیا تھا)

"تمہارے چہرے پر کوئی خوشی نہیں تھی۔۔۔"

(میں یہاں اپنی خوشی سے نہیں آئی تھی)

"میں نے تمہیں کبھی آگے بیٹھتے نہیں دیکھا۔۔۔"

(مجھے پیچھے رہنا ہی پسند ہے۔۔۔)

"تم ہمیشہ اکیلی بیٹھتی ہو۔۔۔۔کیا تمہیں تنہائی پسند ہے؟"

(ہاں۔۔۔کیونکہ تنہائی میں خوف نہیں ہوتا کسی کے بچھڑ جانے کا۔)

"اور تم نے دوست بھی نہیں بنائے۔۔۔کیا تمہیں دوستی نہیں پسند؟"

www.novelsclubb.com

(نہیں۔۔۔کیونکہ دوستی ایک رشتہ ہے جسے نبھانا پڑتا ہے اور ہر کوئی نبھانے والا نہیں ہوتا)

"اور تمہارے گریڈز۔۔۔کیا تمہارے ماضی میں کچھ ایسا ہوا تھا جو۔۔۔"

"? Does it really matter"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ایک دم تیز لہجے میں بولی تھی۔اس کی آواز بلند ہوئی تھی اور چہرے پر ہلکا ہلکا غصہ دکھائی دیا تھا۔

"کیا وہ اسے آبزرو کرتی رہی تھیں؟" یہ سوچ کر ہی اس کا دماغ گرم ہوا تھا۔

"تم نے جواب نہیں دیا میری کسی بات کا صوفیہ۔۔۔ غصہ کے پردے میں لپیٹ کر باتوں کا رخ نہیں بدلتے۔ نا ہی اٹھ کر چلے جانے سے وہ سوال غائب ہو جائیں گے۔ یہ وہ سوال ہیں جو آج میں تم سے کر رہی ہوں۔ کل کوئی تمہارے بیہیویر پر سوال اٹھائے گا تو تم کیا جواب دو گی۔"

اس نے مٹھیاں بھینچ کر خود کو کمپوز کیا اور گہری سانس لے کر اپنا تیز تیز چلتا تنفس بحال کیا۔

"دس از نن آف یور کانسرن۔" جتنی بدتمیزی سے وہ کہہ سکتی تھی اس نے کہا اور جانے کو مڑ گئی۔

"حقیقت کا سامنا کرنا سیکھو صوفیہ۔۔۔ بھاگتے وہ ہیں جو کم ہمت ہوتے ہیں۔"

وہ رکی، ٹھٹھکی اور مڑ کر مسز دانین کو دیکھا۔اس کی بھوی آنکھوں میں سرخی اتری تھی۔

"آپ کو کیا معلوم کہ بھاگنے کے لیے بھی کیا کچھ چھوڑنا پڑتا ہے؟" اس نے استہزائیہ انداز میں کہا تھا۔ "ہر فرار ہونے والا شخص" جیل کا قیدی "نہیں ہوتا جو اپنی مرضی اور خوشی سے بھاگا ہو،

www.novelsclubb.com

کچھ شہزادیاں بھی محل سے فرار ہوتی ہیں۔۔۔اپنی مرضی سے نہیں۔۔۔بلکہ مجبوراً ۔۔۔کیونکہ ان کے لیے ان کا فرار ہی ان کی بقا ہے۔۔۔بھاگ جانا دلیری ہو یا کم ہمتی۔۔۔اسی میں آزادی ہے۔اسی میں بقا ہے۔۔۔جیل کے قیدی کی بھی اور محل کی شہزادی کی بھی۔" اتنے عرصے میں اس نے پہلی بار اتنی لمبی بات کی تھی۔اس کے منہ سے نکلے جملے مسز دانین کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گئے تھے۔وہ بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھیں۔وہ کس قدر گہری بات کہہ رہی تھی۔

"اور ہاں۔۔۔" مسز دانین کو خاموشی سے خود کو تکتا پا کر اس نے اپنی بات میں اضافہ کیا۔

"ہر شہزادی محل سے فرار ہونے کے بعد ایلس بن کر کسی ونڈر لینڈ میں نہیں پہنچتی۔۔۔کچھ شہزادیاں cursed ہوتی ہیں۔ان کی زندگی ہمیشہ hell میں گزرتی ہے۔اور جانتی ہیں hell کیا ہے؟" اس نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ مسز دانین کو دیکھا۔

"میں نے جنت نہیں دیکھی۔میں نے سات آسمان نہیں دیکھے۔میں نے خدا کو بھی نہیں دیکھا۔ مگر میں جہنم پر یقین ضرور رکھتی ہوں۔۔۔۔ because hell exists inside me"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی آواز آخر میں غصہ سے کانپ گئی تھی اور چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔اس بار اس نے مسز دانین کے جواب کا انتظار نہیں کیا تھا۔وہ انہیں گم صم کھڑا چھوڑ کر اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی تھی۔ اس بار انہوں نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"وہ محل سے دربدر ہوئی شہزادی تھی جسے بہت کچھ چھوڑنا پڑا تھا۔"

"اس کی زندگی ایک hell میں گزر رہی تھی۔"

"وہ اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی تھی۔"

وہ کون تھی؟

صوفیہ سکندر کون تھی؟

A Little good girl?

The Cursed Princess?

سات ماہ ہو چکے تھے اسے اس بورڈنگ سکول میں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان سات ماہ میں پہلی بار کسی نے اس کا ماضی کریدنے کی کوشش کی تھی۔ کسی نے بہت غیر متوقع طور پر اس کے چہرے پر لکھی تلخیاں پڑھنے کی کوشش کی تھی۔ کسی نے اسے آبزرو کیا تھا۔

اسے اپنا ماضی کریدا جانا کتنا تکلیف دہ محسوس ہوا تھا۔

"کیا زخم بھر گئے ہیں، صوفیہ؟" اس نے خود سے پوچھنے کی کوشش کی۔

اسے درد کا احساس ہوا تھا۔۔۔ دل کے اس حصے میں، جہاں دنیا والوں کو بے حسی کی تہہ جمی دکھائی دیتی تھی۔

"کیا یہ زخم کبھی بھر پائیں گے؟"

جواب اب بھی "نہ" میں تھا۔

وہ اس جہنم سے کبھی نہیں نکل سکتی تھی۔

جہنم اس کے اندر تھا۔ اس کی سوچیں اک آگ کی مانند اس کے وجود کو کھا رہی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ جھلستی جا رہی تھی۔ آگ ان دیکھی ہی سہی مگر جلنے کی شدت تو وہ محسوس کر سکتی تھی نا!

زخم بھی وہاں لگے تھے جہاں کوئی مرہم بھی کام نہیں کرتا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بریک کی بیل ہوئی تھی۔وہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی سرخ چہرے کے ساتھ کلاس میں داخل ہوئی تھی۔اس کے کلاس فیلوز نے گردنیں موڑ موڑ کر اسے دروازے میں کھڑے دیکھا پھر بہت سے لڑکوں اور لڑکیوں نے آپس میں معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا۔

"آ گئی یہ۔۔۔پوچھو اس سے۔"

"صوفیہ تمہارے پاپا کی ڈیتھ ہو چکی ہے نا؟"

اس نے ضبط سے اس لڑکی کو دیکھا جو اس کے راستے میں دیوار بنی کھڑی تھی۔اس کے پیچھے دوسرے سٹوڈنٹس بھی تھے۔مطلب وہ سب مل کر اسے آج ٹارچر کرنا چاہتے تھے۔

"بتاؤ صوفیہ۔۔۔تمہارے پاپا کے مرنے کے بعد تمہاری ماما کدھر گئیں؟"

اسے یہ سوال پہلے سے بھی زیادہ چبھا تھا۔خون اس کی رگوں میں جلنے لگا تھا۔چہرہ غصہ کی حدت سے تپ اٹھا تھا۔

"?Who gave you the right to question me"

اس نے سرد لہجے میں کہا۔"ہٹو سامنے سے۔"

"پاگل۔۔سائیکو۔۔۔"کسی کلاس فیلو نے بلند آواز میں اس پر تبصرہ کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لک ایٹ ہر۔۔۔۔دالناٹک (The Lunatic)۔۔"علیشا نے مسکرا کر طنزیہ انداز میں اسے دیکھا۔وہ قدم قدم چلتی ہوئی اس کی طرف بڑھی تھی اور عین اس کے مقابل آکر کھڑی ہو گئی تھی۔اس کی نگاہوں میں بلا کا سرد پن تھا۔

علیشاء اب بھی طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا تمہاری مدر تمہارے پاپا کے مرنے کے بعد بھاگ گئی تھیں؟"

وہ چند پل خاموشی سے اس لڑکی کو دیکھتی رہی تھی۔اس کی نگاہوں میں خون اتر رہا تھا۔اسے بے پناہ نفرت ہوئی تھی اس لڑکی سے۔

اور پھر۔۔۔بہت اچانک اس نے قریب پڑی کرسی اٹھا کر علیشاء کے سر پر دے ماری تھی۔

"آہ۔۔۔"علیشاء کے سر سے خون بہنے لگا تھا۔سرخ گاڑھا خون۔اس کا سفید یونیفارم خون سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر علیشاء کے بال مٹھیوں میں جکڑے تھے۔

"Say one more word and I'll be your death."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی سرد آواز نے علیشاء کی روح تک ہلا کر رکھ دی تھی۔دوسرے کلاس فیلوز اس کی گرفت سے علیشاء کو چھڑوانے کی کوشش کر رہے تھے۔کلاس میں اچھا خاصہ تماشہ لگ چکا تھا۔کلاس مانیٹر بھاگ کر مسز دانین اور پرنسپل کو بلا لایا تھا۔

علیشاء کے بال چھوڑ کر وہ اس وقت پیچھے ہٹی تھی جب مسز دانین نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر تقریباً جھنجھوڑا تھا۔

"صوفیہ۔۔۔"مسز دانین اونچی آواز میں چلائی تھیں۔

وہ یکدم ہوش میں آئی تھی اور خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھنے لگی تھی۔

کلاس میں موجود سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔

پرنسپل۔۔۔مسز دانین۔۔۔علیشاء۔۔۔اور باقی سب۔

سب کے چہروں کے تاثرات وہ پڑھ سکتی تھی۔وہ سب اسے کوئی پاگل سمجھ رہے تھے۔ان کی نظروں میں اس کے لیے حقارت اور نفرت تھی۔اور پھر۔۔۔

"سفید۔۔۔سرخ۔۔۔خون۔۔۔"اس کے سر پر ایک دم جھماکے سے ہونے لگے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پاپا۔۔۔" وہ یکدم لڑکھڑائی تھی،اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھااور وہ مسز دانین کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔

اندھیرا۔۔۔

پراسرار خاموشی۔۔۔اور آوازیں۔۔۔اجنبی آوازیں۔

ذہن کو بیدار کرنے والی آوازیں،ناپسندیدہ ترین آوازیں۔

وہ کہاں تھی؟

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں۔تیز روشنیوں نے اس کی آنکھوں کو چندھیاڈالا تھا۔

تاریکیوں میں رہنے والوں کو روشنیاں یوں ہی چبھتی ہیں جیسے خوابوں کی دنیا میں بسنے والوں کو حقیقتیں۔

اس کے ذہن نے آہستگی سے لاشعور سے شعور تک کا سفر طے کیا تھا۔وہ ہاسپٹل کے ایک کمرے میں تھی۔اس کے دائیں ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔بائیں طرف بیڈ کے ساتھ ٹیبل پر دوائیوں

کی ٹرے پڑی ہوئی تھی۔ فضا میں ہاسپٹل کی مخصوص بو رچی ہوئی تھی۔اس کا دل بری طرح خراب ہوا۔

"صوفیہ تم ٹھیک ہو؟" مسز دانین نے اسے ہوش میں آتے دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا۔اسے ان کی موجودگی اب محسوس ہوئی تھی۔وہ شاید کافی دیر سے اس کے ہوش میں آنے کی منتظر تھیں۔پتہ نہیں کیوں انہیں اس بچی سے بے حد ہمدردی تھی۔وہ اس کے لیے بہت اپنائیت محسوس کرتی تھیں۔جب وہ پہلی بار بورڈنگ میں ان کی کلاس میں آئی تھی تو بالکل خاموش تھی۔بالکل تنہا تھی۔نہ وہ کسی سے بات کرتی نہ کوئی اس سے بات کرتا۔انہیں ہمیشہ تجسس رہا تھا جاننے کا کہ کیا وجہ تھی جو اس خوبصورت چہرے والی بچی کی آنکھیں اس قدر سرد اور لب مسکراہٹ سے محروم رہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ کوئی جواب دیے بغیر خاموشی سے اپنے ہاتھ سے ڈرپ کھینچ کر کھڑی ہوگئی تھی۔اس کے ہاتھ کی پشت سے ڈرپ کھینچنے کی وجہ سے خون نکل آیا تھا۔

"ہہ۔۔" اس کو کھڑے ہوتے دیکھ کر مسز دانین نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔

"کدھر جارہی ہو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاسٹل۔۔۔"

"تم ہاسٹل نہیں گھر جاؤ گی۔" پرنسپل صاحبہ نے ہاسپٹل کے کمرے میں قدم رکھے تھے۔ان کی تیز آواز پر مسز دانین کے ساتھ ساتھ اس نے بھی چونک کر سر اٹھایا تھا۔"یو آر سسپینڈڈ فرام سکول۔آپ نے جس بچی کا سر پھاڑا ہے اس کے پیرنٹس نے آپ کے خلاف وائیلنس ایکٹ کی کمپلین کی ہے۔مائنر ہونے کی وجہ سے آپ کسی طرح پولیس کی حراست میں آنے سے بچ گئی ہیں۔آپ کے گارجین نے کسی طرح اس بچی کے پیرنٹس کے ساتھ یہ معاملہ سیٹل کر لیا ہے لیکن۔۔۔ہم آپ کو مزید اپنے سکول میں برداشت نہیں کر سکتے۔" پرنسپل نے سانس لینے کا وقفہ لیا۔"نائو گو بیک ٹو یور ہوم"

"ہوم؟" وہ یکدم ہنس پڑی تھی۔گردن پیچھے پھینک کر وہ پاگلوں کی طرح ہنسی تھی۔لوگ بھی کیسے کیسے مذاق کرتے ہیں نا؟

"آئی ڈونٹ ہیو آ ہوم" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔بے تحاشہ ہنسنے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔

"انف۔۔۔یور مدر از ہئیر۔۔۔" پرنسپل نے کچھ جھڑکنے والے انداز میں کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مدر؟" وہ یکدم ساکت ہوئی تھی۔ "میری مدر تو۔۔۔"

پرنسپل کے پیچھے کوئی اجنبی عورت چہرے پر مسکراہٹ لیے اس تک آئی تھی۔ اس کی عمر چالیس سے اوپر کے لگ بھگ تھی۔ رنگ سانولا اور جسم بھاری تھا۔ حلیے سے وہ کوئی مڈل کلاس عورت لگ رہی تھی۔ وہ اجنبی نظروں سے اس عورت کو دیکھتی رہی تھی۔

"شی از ناٹ مائی مدر" پرنسپل کے ساتھ ساتھ اب کی بار مسز دانین بھی چونکیں۔

"سٹیپ مدر۔۔۔ میں تمہاری سوتیلی ماں ہوں، سکندر عالم کی پہلی بیوی۔" سانولے چہرے والی بدصورت عورت مسکرائی تھی۔ اس کی مسکراہٹ اس کی شکل سے زیادہ بدصورت تھی۔ اور اس کے الفاظ اس سے زیادہ برے تھے۔

"پاپا نے۔۔۔ میری ماں سے دوسری شادی کی تھی؟" اس کے سر پر دھماکہ ہوا تھا۔

"میں تمہاری گارجین ہوں اور تمہیں اپنے ساتھ گھر لے جانے آئی ہوں۔" بدصورت چہرے والی عورت مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صوفیہ سکندر کو اس پل اس عورت سے بے تحاشہ نفرت محسوس ہوئی تھی۔وہ عورت بدصورت اور سانولی ضرور تھی مگر ایک بات صوفیہ سکندر جان گئی تھی کہ وہ عورت جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔۔

دھوکہ۔۔۔

جھوٹ۔۔۔سب جھوٹ۔۔۔۔

کون سچا تھا۔۔۔کون جھوٹا تھا۔۔۔۔

سب گڈمڈ ہونے لگا تھا۔

اس نے ایک فیصلہ کر لیا تھا۔وہ پاپا کے پاس نہیں جا سکی تھی۔وہ اس عورت کے ساتھ بھی نہیں جائے گی۔

اس نے ایک لمحے کو مڑ کر مسز دانین کو دیکھا تھا اور پھر ہاسپٹل کی کھڑکی کو جو زیادہ اونچی نہیں تھی۔

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا اس نے قریبی کرسی پر پاؤں رکھا اور کھڑکی پر چڑھ گئی۔

"صوفیہ۔۔۔"مسز دانین کی چیخ بلند ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک لمحہ کی دیر تھی اور صوفیہ سکندر کا وجود کھڑکی سے غائب ہو چکا تھا۔

مسز دانین کھڑکی کی طرف دیوانہ وار بھاگی تھیں۔

کھڑکی کے کناروں پر لگا سرخ خون کسی اور کا نہیں صوفیہ سکندر کا تھا۔

....

یہ لاہور کے ایک چھوٹے سے دو منزلہ گھر کا منظر تھا۔گھر کا دروازہ لکڑی کا بنا ہوا تھا۔تنگ سی راہداری عبور کر کے اندر آئو تو صحن میں تخت بچھا نظر آتا تھا۔بھاری بھر کم جسامت والی ایک سانولی رنگت کی عورت تخت پر براجمان سبزی کاٹ رہی تھی۔سبزی کاٹتے ہوئے وہ بلند آواز میں کچھ بڑبڑاتی اور اپنے بچوں کو جھڑکتی جو صحن میں لگے پودوں کی کیاریوں میں چھپا کاکروچ ڈھونڈ رہے تھے۔

"کاکروچ۔۔۔وہ دیکھو۔۔۔بھاگ رہا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سرخ کپڑوں والی لڑکی نے پُر جوش انداز میں اپنے چھوٹے بھائی کا شانہ ہلایا تھا۔اس کا بھائی آگے ہوا۔کاکروچ نے ڈر کر بھاگنے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے ہی اسے مٹھی میں پکڑ لیا گیا تھا۔سیاہ رنگ کا کاکروچ اب اس لڑکے کی مٹھی میں اپنی جان کے ترلے لے رہا تھا۔

"مما کاکروچ۔۔۔"سرخ کپڑوں والی لڑکی نے تخت پر بیٹھی عورت کو فخریہ مسکراہٹ کے ساتھ بتایا۔اس کے بھائی نے ہاتھ میں پکڑا کاکروچ ہوا میں لہرایا اور ہنسا۔ہنسنے کی وجہ سے اس کے سامنے کے ٹوٹے ہوئے دانت نظر آتے تھے۔وہ دس سال کا تھا مگر اپنے قد اور موٹی جسامت کی وجہ سے قدرے بڑا نظر آتا تھا۔

"فہد۔۔۔"تخت پر بیٹھی عورت نے تنبیہی نظروں سے اسے دیکھا پھر اس کی بہن کو جو اس سے پانچ سال بڑی تھی مگر حرکتیں بچوں جیسی تھیں۔"چھوڑو اسے اور اندر جا کر پڑھو۔"اب کی بار اس عورت کا لہجہ قدرے سخت تھا۔

"مما بھی۔۔۔۔"فہد کی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی۔صحن اور برآمدے کے بیچوں بیچ دروازے میں کھڑے وجود کو دیکھ کر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔تخت پر بیٹھی عورت کے ہاتھ مٹر چھیلتے چھیلتے زرا رکے تھے پھر اس نے سر تا پیر بغور اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ہلکا نیلے رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں آدھی تھیں۔اس کے دودھیا سفید بازو فراک کی آستینوں سے جھلک رہے تھے۔اس کے چاند سے خوبصورت چہرے پر نگاہیں ٹھہر جاتی تھیں۔کوئی دیکھتا تو بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔اتنی من موہنی صورت۔وہ کسی شہزادی سے کم نہیں لگتی تھی۔اتنی خوبصورت،اتنی حسین جیسے خدا نے اسے بڑی فرصت سے بنایا ہو۔

قسمت اسے کہاں لے آئی تھی؟

وہ بادشاہ کے گھر پیدا ہونے والی ناز و نعم میں پلنے والی شہزادیوں جیسی زندگی گزارنے والی بچی قسمت کے تھپڑ سہنے کے لائق نہیں تھی۔

مگر خیر وہ بھی کیا کر سکتی تھی؟

سوتیلی اولاد "سوتیلی" ہوتی ہے۔اپنے شوہر کی اولاد سے وہ ہمدردی کیسے جتاتی۔پل بھر میں تخت پر بیٹھی عورت کے چہرے پر ناپسندیدگی کے تاثرات پھیلے تھے اور اس نے اس کے چہرے سے یک لخت نگاہیں موڑ لی تھیں۔

وہ اب بھی وہیں کھڑی تھی۔کسی بت کی مانند۔اسے اس گھر میں آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اس پورے ہفتے میں اس نے خود سے کسی سے مخاطب ہونے کی کوشش نہیں کی تھی نہ ہی کسی نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے توجہ دینے کی ضرورت محسوس کی تھی۔کوئی اسے کھانے کو کچھ دے دیتا تو ٹھیک ورنہ وہ خاموشی سے ایک کونے میں پڑی رہتی۔اسے کھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔کھانا زندہ رہنے کے لئے کھایا جاتا ہے۔وہ زندہ کب رہنا چاہتی تھی؟

اس کا وجود جیسے invisible ہو چکا تھا۔

وہ کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔کسی کو اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔

"زریں آؤ۔۔۔" فہد نے آنکھوں میں شیطانی مسکراہٹ لیے اپنی بہن کو اشارہ کیا۔اس کی بہن نے اس کی آنکھوں میں شرارت کی چمک دیکھی پھر ایک دم مسکرائی۔

"صوفیہ۔۔۔پرنسز صوفیہ۔۔۔آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔" فہد نے اس کے سامنے جھکتے ہوئے کورنش بجالانے والے انداز میں کہا۔وہ ناسمجھی اور خاموشی سے اسے دیکھتی ویسے ہی کھڑی رہی تھی۔

"یہ لیجیئے آپ کا تحفہ۔۔۔" اس نے صوفیہ کی ہتھیلی کھول کر اس کے ہاتھ میں کاکروچ رکھا تھا۔

وہ ایک لمحہ کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے ہاتھ میں اس کاکروچ کو دیکھتی رہی تھی پھر ایک دم حواس باختہ ہو کر چیخ ماری۔کاکروچ اس کے ہاتھ سے گر گیا تھا۔زریں نے جھک کر کاکروچ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاتھوں میں اٹھایا اور اسے ڈرانے کی کوشش کی۔اس کی رنگت لٹھے کی مانند سفید پڑ گئی تھی۔وہ خوف سے زریں کے ہاتھ کو دیکھتی رہی تھی۔وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہی تھی وہ ویسے ویسے ہی پیچھے قدم اٹھا رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔دور رہو۔۔۔دور رہو۔۔۔" اس کی آواز بری طرح کپکپا رہی تھی۔

"دیکھو اسے کتنا ڈر لگتا ہے۔" زریں اور فہد ہنسے تھے۔

"نہیں۔۔۔" زریں نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا اور کاکروچ کو اس کی شرٹ میں ڈال دیا تھا۔ اسے کاکروچ اپنے جسم پر رینگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ایک دلخراش چیخ اس کے لبوں سے بلند ہوئی تھی۔اس نے وحشت کے عالم میں اپنے فراک کو جھاڑنا شروع کیا تھا۔کاکروچ اس کے بار بار اچھلنے کی وجہ سے زمین پر گر گیا تھا۔

"پاپا۔۔۔" وہ بری طرح چلائی تھی اور ان دونوں کو دھکا دیتی ہوئی باہر کی طرف بھاگی تھی۔

اسے باہر دروازے کی طرف بھاگتے دیکھ کر تخت پر بیٹھی عورت نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔اس کا پورا وجود خوف اور وحشت سے لرز رہا تھا۔اس پل اسے اس گھر کے مکینوں سے خوف آیا تھا۔زریں اور فہد کی دبی دبی مسکراہٹیں،اس بدصورت عورت کا چہرہ۔۔۔وہ کبھی نہیں بھولے گی۔وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔

"خوش نصیب خاتون نام ہے میرا۔۔۔"اس نے اس عورت کو کہتے سنا تھا۔اس کے انداز میں رعب تھا اور آواز میں کرختگی تھی۔۔"تمہارے باپ کی پہلی بیوی ہوں۔"

"میرے پاپا کی صرف ایک ہی وائف تھیں۔۔۔آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔"اس نے اتنے عرصہ میں پہلی بار خوش نصیب خاتون کو جواب دیا تھا۔

"میں جھوٹ بول رہی ہوں؟"خوش نصیب خاتون نے اس کا بازو زور سے دبایا تھا۔سخت گرفت کے باعث اس کے بازو میں شدید درد ہوا تھا۔"ایک تو تم نے اپنے باپ کو مرتا چھوڑ دیا۔۔۔پھر تمہاری ماں بھاگ گئی اپنے یار کے ساتھ اور تم مجھے ہی جھوٹا کہہ رہی ہو۔شوہر میرا مرا ہے۔اس کی اولاد کی ذمہ داری بھی مجھ پر ہے اور۔۔۔"خوش نصیب خاتون اپنی بھاری آواز میں طنطنے سے اسے سناتی جارہی تھی۔

"مجھے نہیں رہنا۔۔۔ادھر۔۔۔مجھے۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ عیاشیاں جو تمہارے باپ نے تمہیں کروائی ہیں انہیں بھول جائو۔۔۔ تمہیں اب یہاں رہنا ہے۔۔۔اور اگر۔۔۔"خوش نصیب خاتون نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی۔"اگر یہاں نہیں رہنا چاہتی تو جائو اپنی ماں کے پاس۔۔۔وہ عورت جو تمہارے۔۔۔"اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ ایک دم بھاگی تھی۔خوش نصیب خاتون نے اسے جاتا دیکھ کر گہری سانس لی اور واپس تخت پر آ بیٹھی تھی۔

"وہ واپس یہیں آئے گی۔"خوش نصیب خاتون جانتی تھیں۔

وہ بے فکری سے دوبارہ مٹر چھیلنے میں مصروف ہو چکی تھی۔

بے جان ہوتا کاکروچ اپنے نیم مردہ وجود کو گھسیٹتا ہوا کیاریوں کی طرف جا رہا تھا۔وہ بہت آہستہ چل رہا تھا اور ایک دم رک گیا۔شاید وہ سانس لے رہا تھا۔فہد کی آنکھوں کی پتلیاں ایک دم بڑی ہوئیں۔

بقا کی خاطر بھاگنے والا کاکروچ ایک لمحہ کو رکا تھا اور جس پل وہ رکا تھا اسی پل فہد کے جوتے نے اسے بے دردی سے کچل ڈالا تھا۔

"Poor survivor"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زریں تاسف سے بڑبڑائی تھی۔

وہ ایک بار پھر بھاگ رہی تھی۔

اس بار وہ رات کی تاریکی میں نہیں، دن کی روشنی میں بھاگ رہی تھی۔اس بار اسے ڈرانے کے لئے اس کے پیچھے خونخوار کتے نہیں تھے۔اس بار اس کو انسانوں کے چہروں نے ڈرایا تھا۔

بھیانک خوفناک چہروں والے انسان۔

وہ سب کتنے ظالم تھے۔کتنے برے تھے۔کتنے بے رحم تھے۔

وہ وحشت زدہ تھی۔خوفزدہ تھی۔اس کا وجود لرز رہا تھا۔کپکپا رہا تھا۔اسے جانا تھا۔یہاں سے دور۔۔۔بہت دور جہاں سے وہ اس curse کو ختم کر سکے۔جہاں قسمت اس پر مہربان ہو جائے۔

مگر ایسی کوئی جگہ نہیں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کائنات میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں قسمت صرف مہرباں ہوا کرتی ہے؟" اس نے سوچا تھا۔

انارکلی سے نکل کر اب وہ شاہراہ قائد اعظم کے بیچوں بیچ ٹریفک سے لاپرواہ ہو کر بھاگتی چلی جا رہی تھی۔ اسے اس پل اتنی ہیوی ٹریفک کو دیکھ کر بھی خوف نہیں آیا تھا۔ کسی گاڑی کے نیچے آ کر مر جانے سے شاید اتنی تکلیف نا ہوتی جتنی اذیت اسے اس وقت پہنچ رہی تھی۔

اس نے روڈ کراس کرنے کے لیے بھاگنا چاہا تھا۔

سامنے سے آتی سفید سپورٹس کار نے اس کے قدم روک دیے تھے۔ وہ اپنی جگہ پر منجمد ہو گئی تھی۔ وہ بھاگ نہیں سکی تھی۔ اس کے قدم زنجیر ہو چکے تھے۔ وہ کھلی آنکھوں سے موت کو اپنے سامنے دیکھ رہی تھی۔

ایک لمحہ کو اس نے پلکیں جھپکی تھیں۔

ماما۔۔۔ پاپا۔۔۔ اس کا برتھڈے۔۔۔ سفید فراک۔۔۔ سرخ ہیلز۔۔۔ اور خون۔۔۔۔

اس کا ذہن گڈمڈ ہو رہا تھا۔ سڑک پر آتی جاتی گاڑیاں۔۔۔ سفید اسپورٹس کار۔۔۔ وہ سڑک کے بیچوں بیچ موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

پوری کائنات اسے گول گول گھومتی ہوئی نظر آئی تھی۔

اور موت قریب تھی۔۔۔وہ آ رہی تھی۔۔۔اسے لینے آ رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں ایک دم چمک پیدا ہوئی تھی۔اور پھر اس کے عنابی لب مسکرائے۔۔۔وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔موت کی آمد پر،زندگی کے اختتام پر!

"خوش آمدید۔۔۔میں تمہاری ہی منتظر تھی۔۔۔"اس نے بانہیں کھول دیں۔وہ موت کو گلے لگانے جا رہی تھی۔

مگر اس کی بانہوں میں آسمانے والی چیز "موت" نہیں تھی۔۔۔۔"زندگی" تھی۔

"میں تم سے روٹھ گئی۔"موت نے مسکرا کر سرگوشی کی اور ایک دم پلٹ گئی۔

اس کا دماغ یکدم جاگا۔اس کا شعور یکدم بیدار ہوا۔اس کی بند آنکھیں کھلیں۔۔۔اسے کس نے تھاما ہوا تھا۔کس نے کھینچا تھا۔۔۔کس نے بچایا تھا اسے موت سے۔۔۔۔کون تھا وہ؟

اس نے سر اوپر اٹھایا۔اس کے بہت لمبے قد کی وجہ سے وہ گردن پوری اٹھا کر اسے دیکھ رہی تھی۔اس نے بلیو جینز کے ساتھ بلیک ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔ٹی شرٹ کی تنگ آستینوں سے اس کے مضبوط بازو جھلک رہے تھے۔اس کے چہرے کے نقوش بہت تیکھے تھے۔ گھنی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھنویں، ستواں ناک، کشادہ پیشانی جس پر ان گنت بل پڑے ہوئے تھے۔اور ہاں۔۔۔اس کی jaw line کتنی شارپ تھی۔اس کے رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں۔جو اس کے چہرے کو کسی ماڈل کی لک دیتی تھیں۔اس کے بال عجیب سے تھے۔۔لمبے، آدھے پونی میں بندھے ہوئے۔اس نے گلے میں لاکٹ نما چین پہنی ہوئی تھی اور بائیں ہاتھ میں قیمتی گھڑی۔ اس نے پیروں میں سفید جاگرز پہن رکھے تھے۔وہ بہت عام سے حلیے میں تھا مگر اس کی ایک ایک چیز اس کے خاص ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔اس کے قیمتی پرفیوم کی مہک اسے بہت قریب سے محسوس ہوئی تھی۔

"ہیلو۔۔۔اب کدھر کھو گئی ہیں آپ، لٹل گرل؟"اس نے چٹکی بجائی تھی اس کی آنکھوں کے سامنے۔وہ ایک دم ہوش میں آئی تھی۔مگر کیا واقعی وہ ہوش میں آئی تھی؟

"کب سے آوازیں دے رہا تھا آپ کو۔۔۔"اب کی بار وہ کچھ غصہ سے ماتھے پر بل ڈال کر بولا تھا۔"آپ روڈ کو پلے گراونڈ سمجھ رہی تھیں کیا؟"وہ اس کی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں کا رنگ بہت خوبصورت تھا۔اتنا خوبصورت کہ کوئی دیکھتا تو بس دیکھتا رہ جاتا۔براؤن شہد رنگ آنکھیں جو دھوپ کے پڑنے سے ہلکی گولڈن نظر آتی تھیں۔جیسے سنہرا موتی دھوپ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں چمک رہا ہو۔"ابھی شکر ہے میں نے آپ کو بچالیا ورنہ تو۔۔"وہ کسی بڑے کی طرح اب سرزنش کر رہا تھا۔

"آپ بول کیوں نہیں رہیں۔۔یہاں اکیلی کیا کر رہی ہیں۔پیرنٹس کدھر ہیں آپ کے؟"اب کی بار وہ کچھ جھلا کر بولا تھا۔

" They're dead."

اس نے بڑی سادگی سے جواب دیا تھا۔۔

"وہاٹ؟بوتھ؟"وہ بھونچکا رہ گیا تھا۔

"یس۔۔۔بوتھ آف دیم۔"بے تاثر انداز،سپاٹ آنکھیں۔

"آئی۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔آپ۔۔۔"اس کی آنکھوں میں ایک دم ہمدردی اور افسوس دکھائی دیا تھا۔

"آپ کہاں رہتی ہیں۔۔۔آئی مین آپ یہاں کیوں۔۔"وہ بے حد کنفیوزڈ دکھائی دے رہا تھا۔ جیسے اسے سمجھ نا آرہا ہو کہ وہ کیا کرے،اس سے کیا پُوچھے۔

www.novelsclubb.com

"تم ہو کون؟"اس نے ایک دم سرد لہجے میں اجنبی نوجوان سے پوچھا تھا۔"اور کیوں پوچھ رہے ہو؟"اسے اس لڑکے کی وہاں موجودگی اب بالکل پسند نہیں آئی تھی۔وہ وہاں کیوں آیا تھا۔

جس لمحے وہ بانہیں کھول کر موت کو گلے لگانے کو تیار تھی عین اسی لمحے اس اجنبی نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا تھا۔

وہ اس کا سیویر بن کر آیا تھا۔اور کیوں آیا تھا؟اب ضرورت باقی تھی کیا؟

اوہ۔۔ مگر حقیقت کی دنیا میں تو کوئی کسی کو بچانے نہیں آتا۔کوئی کسی کا سیویر نہیں ہوتا۔ہر کسی کو خود کو خود ہی بچانا پڑتا ہے۔پھر وہ کون تھا؟کیا وہ فیری ٹیلز کا کوئی شہزادہ تھا؟لیکن شہزادے تو حقیقت کی دنیا میں نہیں ہوتے۔پھر کیا وہ کوئی خواب تھا؟وہ کسی جادوئی دنیا میں تھی؟

"کیوں بچایا تم نے مجھے؟"وہ ایک دم چلائی تھی۔

سفید سپورٹس کار سے ایک خوبصورت سی لڑکی نکل کر ان دونوں کی طرف بڑھی تھی۔وہ دیکھنے میں سترہ برس کی لگتی تھی۔اس نے بلیو کلر کی ڈیزائنر شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔بالکل سادہ،پلین۔مگر بے حد قیمتی اور نفیس جو اس کے وجود کو دلکش بنا رہی تھی۔اس کا رنگ سفید تھا اور نقوش پاکستانی۔جیٹ بلیک آنکھیں،لمبے سیاہ بال جو آدھے کیچر میں بندھے ہوئے تھے اور

www.novelsclubb.com

چہرے کے اطراف میں دو آوارہ لٹیں پھسل رہی تھیں۔اس نے کانوں میں چھوٹے چھوٹے گولڈن جھمکے پہن رکھے تھے۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان تک آئی تھی۔

"کیا مطلب ؟"وہ حیران ہی تو رہ گیا تھا۔"کیا آپ مرنا چاہ رہی تھیں۔۔۔اوہ گاڈ!"

"جائو یہاں سے۔۔۔۔"وہ بھڑک اٹھی تھی۔

"ایکسکیوز می گائیز۔۔۔"نرم مگر خوبصورت سی آواز اسی لڑکی کی تھی۔

"آئی تھنک یہاں کچھ پرابلم ہو گیا ہے۔میری گاڑی سے یہ بری طرح ہٹ ہوتے ہوتے بچی ہے۔مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا۔میں۔۔۔"وہ بڑے معذرت خواہانہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

"میں ہی فاسٹ ڈرائیو کررہی تھی۔مجھے منع بھی کیا تھا ڈیڈ نے خود ڈرائیونگ کرنے سے ۔۔۔"وہ اب جیسے خود کو ملامت کررہی تھی۔"آر یو اوکے ؟"اب کی بار اس نے اسے ڈائریکٹ مخاطب کیا اور بغور اسے دیکھا۔

"آئی ایم۔تھینک یو۔نائو لیو می الون۔۔۔بوتھ آف یو۔"اس نے قدرے سرد پن سے روکھے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاہ؟"اس لڑکی نے شاک کے عالم میں اسے جاتے دیکھا پھر اس لڑکے کو جو خود بھی اس کی طرح حیران تھا۔

"آپ اس کے پیچھے جائیں۔وہ اپنی جان لینے کی دوبارہ کوشش کرے گی۔"اس نے اس بار اس لڑکی کو مخاطب کیا۔

"وہاٹ؟"

"آئی تھنک شی از گوئنگ تھرو آ بگ ٹراما۔اس کے پیرنٹس نہیں ہیں۔شی جسٹ ٹرائڈ ٹو اٹیمپٹ سوسائڈ۔۔۔اگر میں بروقت اسے نا بچاتا تو۔۔۔"اس سے آگے اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

"ہے۔۔سنو۔۔۔سنو تو۔۔۔"وہ لڑکی ایک دم اس کے پیچھے بھاگی تھی۔اس کے قدموں کی تیز رفتار کا ساتھ دیتے ہوئے وہ تقریباً ہانپ گئی تھی۔۔

"تم کدھر جا رہی ہو؟"

"تمہیں اس سے مطلب۔۔۔"وہ روکھے لہجے میں بولی تھی۔انداز کاٹ کھانے والا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا اچھا۔۔۔ سنو۔۔۔ میرے ساتھ چلو۔" اب کی بار اس نے کچھ مصالحانہ انداز اختیار کیا۔ وہ اسے کسی طرح اپنے ساتھ لے کے جانا چاہتی تھی۔ اسے اس وقت اس بچی کو تنہا چھوڑنا مناسب نہیں لگا تھا۔

"میں تمہارے ساتھ نہیں جائوں گی۔" وہ بھڑک کر بولی تھی۔ دھوپ اور غصہ کی وجہ سے اس کے گال مزید سرخ ہو رہے تھے۔ آخر وہ پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہی تھی اس کا؟

"اچھا مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائو۔" اس اجنبی لڑکی کے عجیب وغریب مطالبہ پر وہ حیران ہوئی۔

"کم آن۔۔۔" دونوں نے چونک کر فٹ ہاتھ کے ساتھ چلتی گاڑی کو دیکھا۔ وہ اسی لڑکی کی گاڑی تھی جس کا لاک وہ کھلا چھوڑ آئی تھی۔ اجنبی لڑکا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ان دونوں کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

پتہ نہیں کیا سوچ کر اس نے اس اجنبی پر بھروسا کیا تھا۔

اور وہ دونوں آہستگی سے گاڑی کا بیک ڈور کھول کر بیٹھ گئی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہاٹ از یور نیم، لٹل مس؟"

ویٹر کو آرڈر نوٹ کروانے کے بعد ٹیبل پر چھائی آکورڈ سی خاموشی اسی نوجوان نے توڑی تھی۔

وہ تینوں ایک مال کے فوڈ کورٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ باہر کی نسبت اندر کا ماحول خاصہ پر سکون تھا۔اے سی کی وجہ سے اس کے جھنجھنائے ہوئے اعصاب اب کچھ پر سکون ہو گئے تھے مگر ابھی بھی وہ کاٹ کھانے والی نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

تین اجنبی اور ایک گول میز۔

ایک حادثہ اور جان پہچان۔۔۔

کیا یوں ہوتا ہے اجنبی راہوں پر ملنے والے مسافروں کی کہانیوں کا آغاز؟

"صوفیہ سکندر۔۔۔"اس نے جیسے بادل ناخواستہ جواب دیا تھا۔

"بیوٹیفل نیم۔۔۔"اس لڑکے نے بے اختیار کہا تھا۔"لٹل پرنسز صوفیہ۔۔۔"وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا سر کو خم دے کر مسکرایا۔ مسکرانے سے اس کی ٹھوڑی اور بائیں گال پر بہت خوبصورت ڈمپل پڑتے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے پرنسز مت کہو۔" وہ بری طرح بگڑی۔

"اوکے پرنسز۔" وہ بات کتنی جلدی مانتا تھا۔

"آئی ول کل یو مسٹر۔۔۔" اس نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہتے ہوئے ٹیبل پر پڑی نائف اٹھائی تھی۔

"۔۔۔حدید۔۔۔میں حدید ہوں۔سید محمد حدید۔" وہ ایک بار پھر مسکرایا اور نامحسوس انداز میں نرمی سے اس کے ہاتھ سے چھری لے لی۔وہ مزاحمت تک نہیں کر پائی تھی۔

"آپ اپنا انٹروڈکشن نہیں کروائیں گی، مس۔۔؟" حدید نے اب سوالیہ ابرو اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا جو خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔

"اوہ۔۔۔سوری۔میں آپ دونوں کی ڈسکشن سن رہی تھی۔میں ہادیہ ہوں۔اسلام آباد سے۔ ابھی کچھ ویکس پہلے ہی کینیڈا سے آئی ہوں اپنے پیرنٹس کے ساتھ۔۔۔" وہ کچھ جھینپ کر مسکرائی تھی۔ مسکرانے سے اس کے دونوں گالوں پر گڑھے بنتے تھے۔"میں یہاں اپنے مام ڈیڈ کے ساتھ کسی ریلیٹو کی شادی میں آئی تھی۔" وہ اب مزید بول رہی تھی۔"ڈیڈ یہاں اپنے آبائی گھر میں کچھ دن رکنا چاہتے تھے۔میں کافی بور ہو گئی تھی تو سوچا۔۔۔" اس نے ذرا سا وقفہ لیا۔

www.novelsclubb.com

"کہ لاہور گھوم لوں۔ مگر میری ریش ڈرائیونگ کی وجہ سے صوفیہ کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے ۔۔۔"اس کی بات حدید نے رسانیت سے کاٹی تھی۔

"اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔۔۔ یہ خود مرنا چاہتی تھیں، ہے نا پرنسز؟" حدید نے تائید چاہنے والی نظروں سے صوفیہ کو دیکھا۔

"تم میرے پیچھے کیوں پڑے ہو۔۔۔" وہ بری طرح بگڑی۔

"بری بات۔۔۔" حدید نے انگلی اٹھا کر اس کی اٹھی ہوئی انگلی نیچے کی۔ "بڑوں سے ایسے بات نہیں کرتے۔ میں آپ سے بہت بڑا ہوں۔ ویسے آپ دس سال کی ہیں؟"

"میں چودہ سال کی ہونے والی ہوں سمجھے تم۔" وہ اس کی باتوں پر مزید جل کر سرخ ہو رہی تھی۔ اتنے عرصے میں شاید یہ پہلی بار تھا جب اس نے خاموشی توڑ کر کسی کی باتوں پر ردعمل دیا تھا۔

"اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔" حدید نے اسے پر سکون کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"صوفیہ۔۔۔ تم کس کے ساتھ رہتی ہو؟" ہادیہ نے موضوع بدلا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جس کا دل چاہتا ہے مجھے اپنے ساتھ رکھ لیتا ہے۔" وہ کہہ کر طنزیہ انداز میں ہادیہ کو دیکھنے لگی تھی۔

"تمہارا اگار جین کون ہے؟" ہادیہ نے سوال بدلا۔

"پتہ نہیں۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"آپ کے پیرنٹس کی ڈیتھ کیسے ہوئی؟" حدید نے ایک دم سنجیدگی سے پوچھا۔اس کے سوال پر صوفیہ کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔آنکھوں میں چبھن در آئی تھی۔ گود میں دھرے اس کے ہاتھ کپکپائے تھے۔اس کا ہاتھوں کی لرزش اور چہرے کے بدلتے رنگ حدید نے بہت غور سے دیکھے تھے۔

"اِٹس اوکے۔" حدید نے نرمی سے کہا۔ "Don't say if it is too painful."

وہ کیسے سمجھ گیا تھا؟

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی تھی۔وہ جواباً مسکرایا تھا۔

ویٹر نے آرڈر سرو کر دیا تھا۔ٹیبل پر برگر، پاستہ، لزانیہ اور کولڈ ڈرنکس کی اشتہا انگیز خوشبو پھیل چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کھائو صوفیہ۔۔۔" ہادیہ نے پلیٹ اس کے آگے کی تھی۔

وہ کچھ ہچکچائی پھر لزانیہ سے بھر کر چمچ منہ میں رکھا۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔ تین۔۔۔وہ اب بہت رغبت سے اور تیزی سے کھا رہی تھی۔

اسے کتنا عرصہ بیت گیا تھا۔۔۔اس طرح کے ماحول میں بیٹھ کر کھانا کھائے ہوئے۔

"آپ کو لزانیہ اچھا لگا؟" کھانے کا بل پے کرنے کے بعد حدید نے صوفیہ کو مخاطب کیا۔اس نے دھیرے سے اثبات میں گردن ہلائی۔

"آئس کریم کھائیں گی؟" حدید نے اگلا سوال کیا۔

"ام۔۔۔ ہمم۔۔" اس نے گردن کو جنبش دی۔وہ ہولے سے مسکرایا۔ چلو شکر اس نے انکار نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا آپ کا فیورٹ فلیور کون سا ہے؟"

(پاپا میری فیورٹ چاکلیٹ فلیور والی آئسکریم لا رہے ہیں نا آپ؟)

اس سوال پر ایک دم اس کے ذہن میں ماضی کی کوئی یاد حملہ آور ہوئی تھی۔

"کوئی بھی نہیں۔" اس نے ایک دم نگاہیں پھیرتے ہوئے کہا تھا۔ اس کے اچانک سرد انداز پر حدید حیران ہوا پھر جیسے کچھ سمجھ کر سر کو جنبش دی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں اپنا فیورٹ فلیور لے آتا ہوں۔ اور ہادیہ آپ کون سا فلیور لیں گی؟" اس نے ٹیبل سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"Pistachio"۔"

"اوکے میں آتا ہوں۔" وہ اٹھ کر کاؤنٹر تک چلا گیا تھا۔

"تو۔۔۔" خاموشی ایک دم بوجھل ہوئی تو ہادیہ نے اسے مخاطب کیا۔ "کیا تمہارے کوئی دوست نہیں؟"

"نہیں۔"

"اور تمہارے دوست نہیں ہیں؟"

"نہیں۔۔۔" اس نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ نفی میں گردن ہلائی۔ "بس ایک تھا۔۔۔۔" اسے جیسے اس پل کوئی یاد آیا تھا۔ بہت شدت سے یاد آیا تھا۔ خوبصورت آنکھوں میں ماضی کی کوئی یاد لہرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا۔۔کون تھا وہ؟"ایک غمگیں مگر خوبصورت مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔

"تھا کوئی۔۔۔۔"اس نے ملال بھری مسکراہٹ کے ساتھ صوفیہ کو دیکھا۔"اپنا اپنا سا تھا۔۔۔"پھر ٹیبل پر دونوں ہتھیلیاں رکھ کر آگے ہوئی۔"کسی کو بتانا مت۔۔۔"رازداری سے کہا۔"وہ میرے بچپن کا بیسٹ فرینڈ تھا۔۔۔"اس کے ہاتھ سے برگر لے کر ایک بڑی سی بائٹ لی،واپس اس کے ہاتھ میں تھمایا اور بولنے کے لیے لب کھولے۔۔"وہ میرا۔۔۔"

"۔۔۔کزن تھا؟"صوفیہ نے اس کے الفاظ منہ میں ہی روک دیے تھے۔

"ہاں۔۔۔"کچھ حیرت،کچھ شاک سے اس نے صوفیہ کے درست اندازے پر اسے دیکھا۔پھر بہت آہستگی سے اس کا سر اثبات میں ہلا تھا۔

"تمہیں کیسے پتہ؟"

"کیونکہ تمہیں کسی اور نے تو منہ لگایا نہیں ہوگا۔"اس قدر منہ پھٹ جواب پر ہادیہ صدمہ سے گنگ ہوئی تھی۔

"تم واقعی چودہ سال کی ہو نا؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تیرہ سال، آٹھ ماہ۔" تصیح کی۔

"اچھا سنو۔۔۔"

"اب سے ہم دوست ہیں۔" دھونس بھرا انداز تھا۔

"میں کسی کی دوست نہیں بنتی۔" صاف انکار۔

"میری تو بن جائو۔" منت بھرا انداز۔

"نہیں۔۔۔" اس کا انداز ہ دو ٹوک تھا۔

"اچھا پھر مجھے اپنی دوست بنالو۔" ہادیہ روہانسی ہوئی۔

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ۔۔۔ کیونکہ بس مجھے تم سے دوستی کرنی ہے اور میں تمہاری بیسٹ فرینڈ بن جائوں گی۔"

"لیکن مجھے تم بالکل نہیں پسند۔" کیا کہہ رہی تھی وہ؟ وہ اسے پسند نہیں تھی۔ کچھ زیادہ ہی بے مروت تھی یہ پرنسز۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بہت اچھی دوست بنوں گی۔میں بہت امیر ہوں۔میں تمہیں گھمائوں گی۔اچھے اچھے گفٹ بھی دوں گی۔"اس نے لالچ دیا۔

"تم امیر ہو؟"اس نے حیران ہونے والے انداز میں پوچھا۔"لگتی تو نہیں ہو۔"بے مروت ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت ہی زیادہ سٹریٹ فارورڈ بھی تھی۔ہادیہ کو اس سے اتنے سچ سننے کی امید کہاں تھی۔

"دیکھو میں امیر باپ کی بیٹی ہوں۔مگر مسئلہ یہ ہے کہ یہ پیسہ میرے باپ کا ہے۔میرا نہیں۔" ہادیہ نے گہری سانس لے کر کہا۔"میں تو آج بھی بھکاریوں کی طرح اپنے باپ سے پیسے مانگتی ہوں۔"ہادیہ کی بات مکمل ہوئی تھی اور صوفیہ ایک دم کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔آئسکریم لے کر آتا ہوا حدید ایک لمحے کو ٹھٹھک کر رک گیا تھا۔۔۔

وہ گردن پیچھے پھینک کر ارد گرد سے بے پرواہ ہو کر ہنستی جا رہی تھی۔اس کی یہ ہنسی کھوکھلی یا بے جان نہیں تھی۔وہ پورے دل سے ہنس رہی تھی۔وہ مبہوت رہ گیا تھا۔کوئی ہنستے ہوئے اتنا خوبصورت کیسے لگ سکتا تھا؟

آئسکریم لیے وہ ٹیبل تک آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو آپ ہنستی بھی ہیں ؟" وہ حیران ہوا۔ "میں سمجھا تھا صرف ڈستی ہی ہیں۔" اس کے تبصرے پر صوفیہ نے اسے جھلسا دینے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

اب کی بار ہادیہ نے قہقہہ لگایا تھا۔

"آئسکریم کھائو صوفیہ۔" ہادیہ نے اس کا لال بھبھوکا چہرہ دیکھا تھا۔ "حدید آپ میری دوست کو اب تنگ نہیں کریں گے۔" ہادیہ نے مصنوعی خفگی سے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا جس پر وہ بس مسکرا کر رہ گیا۔

"کرنچ چاکلیٹ۔۔۔" صوفیہ نے دیکھا وہ اپنا اور اس کا سیم فلیور لایا تھا۔ وہ کھانے لگی۔ فلیور اچھا تھا۔ مگر تعریف وہ نہیں کرے گی۔ سامنے بیٹھا شخص اسے زہر لگ رہا تھا۔ دل چاہ رہا تھا کہ ۔۔۔اس کے دانتوں تلے کچھ آیا تھا۔۔۔ کرنچ چاکلیٹ کا پیس۔۔۔ میٹھا کڑوا سا ذائقہ حلق کے اندر تک اترتا چلا گیا۔ اس نے منہ کا زاویہ یوں بگاڑا تھا جیسے دانتوں میں چاکلیٹ کا پیس نہیں بلکہ حدید کر گردن ہو۔

"آپ نے مجھ سے دوستی نہیں کی، پرنسز؟" وہ آئسکریم کھاتے ہوئے بغور اس کے چہرے کے اتار چڑھائو کو دیکھ رہا تھا۔ صوفیہ نے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا۔ "میں تم سے دوستی کیوں کروں ۔۔۔ تم نے مجھے۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔۔۔مرنے نہیں دیا؟" حدید نے اس کا جملہ مکمل کیا۔

وہ چند پل چبھتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی پھر خود ہی اس کی گردن اثبات میں ہلی۔۔

"میں نے آپ کو مرنے سے بچا کر کیا غلط کیا؟ کیا زندگی اتنی ارزاں ہے کہ اسے یونہی سرِ راہ ختم کر دیا جائے؟" حدید کی آواز اسے گہرائی سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں بہت کچھ چبھنے لگا تھا۔آئسکریم کے کپ پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی۔

"کیا زندگی اتنی اچھی ہے کہ اسے جینے کے لیے روز روز مرا جائے۔۔۔اگر درد سہنا ہی ہے تو ایک ہی بار کیوں نا سہہ لیا جائے۔۔۔یہ زندگی کی روز روز مارنے والی لاجک مجھے سمجھ نہیں آتی۔" اس نے تلخی سے کہتے ہوئے آئسکریم کا کپ ٹیبل پر پٹخا اور کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں جا رہی ہوں۔"

"ہادیہ آپ کار میں ویٹ کریں۔میں اسے لے کر آتا ہوں۔آپ اسے اس کے گھر تک ڈراپ کر دیجئے گا۔" حدید نے اٹھنے سے قبل ہادیہ سے کہا تھا۔ "۔۔۔اور اس کے ساتھ رہیے گا ۔۔۔" عجلت میں وہ اس کے پیچھے جانے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

"اوکے۔۔۔" ہادیہ نے سر ہلایا تھا اور اپنی آئسکریم چھوڑ کر کھڑی ہو گئی۔

گول میز پر آئسکریم کے تین کپ یونہی پڑے رہ گئے تھے۔

آئسکریم پگھل چکی تھی۔

وہ بہت تیز بھاگ رہی تھی۔مال کی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا حدید اس کے پیچھے آیا تھا۔ہادیہ پارکنگ میں کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

"صوفیہ۔۔۔" حدید نے اسے آواز دی۔پارکنگ میں رش کی وجہ سے اسے کافی اونچی آواز میں اسے پکارنا پڑا تھا۔

اس نے اپنے نام کی پکار ہجوم میں سنی۔

وہ رکی پھر پلٹی۔مڑ کر اسے دیکھا۔وہ ایک گہری سانس خارج کر کے ہجوم میں جگہ بناتا ہوا لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا تھا۔اس کا لمبا وجود اس کے اور سورج کے درمیان کسی مضبوط درخت کی مانند کھڑا ہو گیا تھا جس کی چھائوں میں وہ جھلسنے سے بچ گئی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ گردن اٹھا کر اسے دیکھ رہی تھی۔وہ آہستگی سے اس کے سامنے جھکا اور پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔ اب وہ اس کے برابر تھا۔وہ اب گردن جھکائے اس کے بولنے کی منتظر تھی۔

"آپ دوبارہ مرنے کی کوشش نہیں کریں گی۔یہ پہلی اور آخری بار تھا۔" حدید نے نرمی سے تنبیہہ کی۔

"پہلی بار؟"وہ استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتی رہی۔"آخری بار کا پتہ نہیں لیکن یہ پہلی بار تو نہیں تھا۔"اس پل حدید نے بے ساختہ چونک کر اسے دیکھا۔اس کا اندازہ ٹھیک تھا۔ یہ اس کی پہلی کوشش نہیں تھی۔عموماً پہلی بار موت کو اپنے سامنے پا کر لوگ ڈر جاتے ہیں، خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔اپنی کلائی پر پہلا کٹ لگانے سے جب خون نکلتا ہے تو درد ہوتا ہے ،تکلیف ہوتی ہے اور پھر۔۔۔عادت ہو جاتی ہے درد سہنے کی۔لطف آنے لگتا ہے خود کو تکلیف دینے میں۔وہ صوفیہ کی باتوں کو بہت غور سے سن رہا تھا۔جس طرح وہ بے خوف وخطر مرنے کے لیے تیار تھی اس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ وہ اس سے پہلے بھی مرنے کی کوششیں کر چکی ہے۔ہو سکتا ہے پہلی بار اسے تکلیف ہوئی ہو۔جانے کتنی بار تکلیف سہہ کر وہ درد کی عادی ہوئی ہو گی۔جانے کتنا درد اس نے سہا ہو گا کہ اب موت کا درد بھی اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یو وونٹ ڈو دس اگین۔" حدید نے گھمبیر آواز میں کہا تھا۔

"آئی ول ڈو دات۔"

"آئی وونٹ لیٹ یو ڈو دات۔"

"یو کین ناٹ سٹاپ می۔"

"آئی کین۔اینڈ آئی ول کم ٹو سیو یو ایوری سنگل ٹائم یو ٹرائے ٹو کل یور سیلف۔" حدید نے بے حد مضبوط لہجے میں کہا تھا۔

"تم مجھ سے اتنی ہمدردی کیوں جتا رہے ہو؟" وہ ناگواری سے بولی۔ "میں آپ کو مرنے نہیں دینا چاہتا۔آپ ابھی بہت چھوٹی ہیں۔لائف میں بہت ساری ٹریجڈیز ہوتی ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ انسان زندگی سے منہ موڑ لے۔دنیا میں ہر انسان ناخوش ہے۔ہر انسان پریشان ہے۔ہر کسی کی لائف میں ایسے حادثات ہوتے ہیں جو اپنے نشانات چھوڑ جاتے ہیں مگر بہادر وہ ہے۔۔۔جو زندہ رہ کر سب کچھ فیس کرے۔" وہ بڑی نرمی اور ملائمت سے اسے سمجھا رہا تھا۔وہ بولتا اتنے خوبصورت انداز میں تھا کہ وہ ایک دم چپ ہو کر اسے سننے لگتی تھی۔

"میں زندہ نہیں رہنا چاہتی"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا آپ پھر سے مرنے کی کوشش کریں گی؟"اس بار حدید نے ماتھے پر بل ڈال کر کچھ غصہ سے پوچھا۔

"ہاں۔"

"آپ اپنی کوشش کریں پرنسز۔"حدید نے طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔"میں ہر بار آپ کو بچانے آتا رہوں گا۔"اس کا ارادہ مضبوط تھا۔انداز چیلنجنگ تھا۔

"اس پل مجھے کوئی بچانے نہیں آیا تھا جب مجھے ضرورت تھی۔میں نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ کوئی شہزادہ مجھے بچانے آجائے۔کوئی سیویر۔مگر کوئی نہیں آیا تھا۔میں جان گئی کہ دنیا اک حقیقت ہے اور حقیقت میں کوئی کسی کو بچانے نہیں آتا۔اور جو یہ دعویٰ کرتا ہے۔۔۔وہی سب سے بڑا جھوٹا ہے۔"اس نے آخر پر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ حدید کو دیکھا۔انداز جتانے والا تھا۔

"دنیا کی ساری حقیقتوں کو ایک طرف رکھ کر اس حقیقت کو بھی تسلیم کر لیں کہ جب ساری دنیا آپ کو تنہا چھوڑ دیتی ہے تب کوئی ایک شخص ضرور ہوتا ہے جو آپ کی مدد کو آتا ہے۔"حدید نے سنجیدگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہہہ۔۔۔کیا تم اب یہاں سے جاؤ گے؟"

"میں آپ کو جاتا دیکھوں گا، پرنسز۔" وہ کھڑا ہو گیا۔ آنکھیں چھوٹی ہوئیں۔ڈمپلز نظر آئے۔

"دوبارہ میرے سامنے مت آنا۔" اس نے انگلی اٹھا کر دھمکی دی۔

"پھر ملیں گے۔" وہ مسکرایا۔"پرنسز۔۔۔" اس نے ہاتھ ہلایا۔"بہار کے موسم میں۔"

"تو تم سیلیبریٹ نہیں کرو گی؟" ہادیہ نے سافٹ ڈرنک کا خالی کین ڈسٹ بن میں اچھالتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں۔۔۔" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔"میں اپنا برتھڈے سیلیبریٹ نہیں کرتی۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"اچھا تو ویک اینڈ پر تم میرے گھر آ جانا۔" اس نے تجویز دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارے ڈیڈ۔۔۔" وہ ہچکچائی۔ہادیہ کے ڈیڈ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔وہ جب پہلی بار ان کے گھر گئی تھی تو وہ کافی اکھڑے انداز میں اس سے ملے تھے۔فاطمہ آنٹی البتہ اچھی تھیں۔وہ جانتی تھی کہ ہادیہ کے ڈیڈ کو اس کا ہادیہ کے ساتھ رہنا بالکل نہیں پسند۔

"وہ گھر پر نہیں ہوں گے۔وہ اسلام آباد جا رہے ہیں کچھ دن کے لیے۔صرف مام ہوں گی۔"

ہادیہ نے اس کی مشکل آسان کی۔۔

"اچھا دیکھتی ہوں۔۔۔"اس نے ٹالا۔۔

"تم اب چودہ کی ہو رہی ہو۔۔۔بتاؤ تمہیں کیا تحفہ چاہیے؟"ہادیہ نے چلتے چلتے پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں۔"اس کی پہلی ترجیح یہی جواب ہوتا تھا جب بھی کوئی اس سے پوچھتا تھا کہ اسے کیا چاہیے۔وہ جانتی تھی کہ اب دنیا میں کوئی بھی چیز اسے خوش نہیں کر سکتی تھی۔اسے جو چاہیے تھا وہ ناممکن تھا۔اس کی پرانی زندگی۔۔۔اس کا بچپن۔۔۔اس کے پاپا!

"کم آن بتاؤ نا۔۔۔"ہادیہ نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں ہی اس وقت ایک مال میں گھوم رہی تھیں۔شاپنگ ہادیہ نے کرنی تھی مگر ساتھ ہی اس کے لیے بھی بہت کچھ خرید لیا تھا۔وہ ہمیشہ اس کے لیے بھی وہی لیتی تھی جو اپنے لیے لیتی تھی۔

"مجھے تم اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتی؟"اس نے ایک دم رک کر پوچھا تھا۔اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ ہادیہ چونک کر رہ گئی تھی۔غور سے اسے دیکھا اور ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگز نیچے رکھے۔

"کیا ہوا ہے صوفیہ؟"ہادیہ کا انداز نرم تھا۔لہجہ میں فکر مندی تھی۔وہ اسی کے لیے تو لاہور چھوڑ کر نہیں گئی تھی۔جانتی تھی کہ اسے اس کی ضرورت ہے۔اس کے ڈیڈ تو پہلے ہی لاہور میں اپنے آبائی گھر میں شفٹ ہونا چاہتے تھے۔ہادیہ کی ضد کی وجہ سے وہ رکے ہوئے تھے مگر صوفیہ سے ملنے کے بعد اس نے اپنا ذہن بدل لیا تھا۔اس نے ڈیڈ سے کہہ دیا تھا کہ وہ لاہور میں ہی رہے گی۔اس کا ایڈمیشن بھی کالج میں ہو چکا تھا۔صوفیہ سے اس کی تقریباً روز ہی ملاقات ہوتی تھی۔کبھی وہ کالج سے واپسی پر اسے اسکول سے پک کر لیتی،وہ دنوں مالز میں گھومتیں اور کبھی صوفیہ اس کے گھر آجاتی۔اس کے ڈیڈ کو صوفیہ کے ساتھ اس کی دوستی کا علم ہوا تو بھڑک اٹھے تھے۔ان کے حساب سے اس معمولی سی لڑکی کا صوفیہ سے کوئی جوڑ نہ تھا۔مگر اس نے کان نہیں دھرے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بتاؤ صوفی۔۔۔کچھ ہوا ہے کیا؟"

وہ جواباً خاموش رہی۔

"صوفیہ۔۔۔" اچانک۔۔۔بہت اچانک ہی ہادیہ کی نگاہ اس کی ہتھیلی پر پڑی تھی۔ جلا ہوا ہاتھ جس پر سرخ چھالے بنے ہوئے تھے۔ہادیہ کی نظروں کے احساس پر اس نے ایک دم اپنا ہاتھ چھپانے کی کوشش کی تھی۔اس کی کوشش ناکام بناتے ہوئے ہادیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دیکھا۔ جلنے کا زخم بہت گہرا تھا۔اور زخم پر ہونے والا درد محسوس کر کے ہادیہ کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔

وہ کب سے اس زخم کو چھپا رہی تھی۔

وہ پہلے کیوں نہیں جان پائی تھی۔اس کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی نہیں جان پائی تھی۔

"یہ کیا ہوا ہے؟" ہادیہ نے تقریباً چلاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔میری سٹیپ مدر نے۔۔۔" اس نے گہری سانس بھری۔ کل کا منظر آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صوفیہ کہاں مر گئی ہو؟" وہ کمرے کے فرش پر اکھڑے ہوئے سیمنٹ اور گندی دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھی اپنی کتاب پر جھکی ہوئی تھی۔ کھڑکی کے ادھ کھلے پٹ سے ڈھلتے سورج کی نارنجی شعائیں چھن کر آتی اس کے بالوں اور چہرے پر پڑتی منظر کو سحر انگیز بنا رہی تھیں۔

وہ بڑی محویت سے کتاب پڑھ رہی تھی۔

خوش نصیب کی کاٹ دار آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔ دھوپ ایک لکیر کی صورت میں اس کی آنکھوں پر پڑی تھی۔ اس کی بھوری آنکھوں کا شیڈ ہلکا شہد رنگ معلوم ہوتا تھا۔

"کب سے آوازیں دے رہی ہوں۔ آ کے میری مدد کرواؤ۔ اور یہ کیا۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ چھپانے کی کوشش کرتی خوش نصیب کی نظریں اس چیز پر پڑ چکی تھیں جو اس نے برق رفتاری سے اپنے پیچھے چھپانے کی کوشش کی تھی۔

"دوادھر یہ۔۔۔" اس کے قریب فرش پر پڑے بیگ کی زپ کھلی ہوئی تھی جس میں سے پینٹ برش اور acrylics paints جھانک رہے تھے جو خوش نصیب کی نظروں میں آ گئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہاں سے لا رہی ہو یہ سب ؟" کلر باکس کو بغور ہاتھوں میں لے کر دیکھتے ہوئے خوش نصیب نے ایک چبھتی نظر اس کے چہرے پر ڈالی تھی۔

"میری دوست نے۔۔۔" اس نے وضاحت دینے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی۔

"ارے اس گھر میں کھانے کو ہم ترس رہے اور تم مہارانی مہنگے شوق پال رہی ہو۔۔۔ یہ کون سے دوست ہیں جو تمہیں اتنے مہنگے تحفے دے رہے ہیں۔" انداز میں طنز اور آنکھوں میں حقارت تھی۔ "پھینکتی ہوں میں یہ سب۔۔۔ یہاں نہیں چلے گا۔۔" اس نے تڑپ کر خوش نصیب کو دیکھا۔

"نہیں۔۔۔ یہ میرے ہیں۔" وہ چلائی۔ "مجھے واپس دیں۔" وہ مچلی اور خوش نصیب کے ہاتھوں سے اپنے پینٹ اور برش واپس لینے کی تگ و دو کی۔ ہادیہ نے اس کے ڈرائینگ کے شوق کو دیکھتے ہوئے اسے یہ کلرز گفٹ کیے تھے۔ وہ اسے ہمیشہ اس کی پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے بہترین تحفے دیا کرتی تھی۔ اسے یہ تحفہ بہت پسند آیا تھا۔ پینٹنگ کرنا اسے ویسے بھی بہت پسند تھا۔ پاپا کے بعد ہادیہ نے اس کے اسی شوق کو پورا کرنے کی خاطر ہی تو اسے پینٹنگ ٹولز اور کلرز گفٹ کیے تھے۔ اس نے ابھی تک اس تحفے کو کھول کر چھوا تک نہیں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہٹو پیچھے۔۔۔"خوش نصیب نے اسے دھکا دیا اور کمرے سے ملحقہ دروازہ کھولا۔واش روم تک وہ اس کے پیچھے آئی تھی۔

سنک کے اوپر جھکی بدصورت شکل والی عورت اب اپنی بھدی آواز میں جانے کیا کچھ کہہ رہی تھی۔

اس کی سماعتیں مفلوج ہو چکی تھیں۔

وہ بس دیکھ رہی تھی۔ایک منظر۔ایک نیا منظر۔تلخ منظر۔

بعض دفع وہ سوچتی تھی کہ انسان کی آنکھیں کس لیے ہوتی ہیں۔۔۔دیکھنے کے لیے؟بس دیکھنے کے لیے۔۔۔یا سہنے کے لیے؟وہ منظر جو روح کھینچ لیتے ہیں،آنکھیں انہیں دیکھ کر بھی ساکن نہیں ہوتیں۔ساری حسیں کام کرنا چھوڑ جاتی ہیں مگر آنکھیں۔۔۔آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔یہ ظلم کی گواہ بنتی ہیں۔درد کی زباں ہوتی ہیں۔سب کچھ دیکھ کر اس درد کو ذہن کے پردوں میں چھپا دیتی ہیں۔۔۔ایک راز کی طرح۔ایک بری یاد کی طرح۔

اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔لب جامد تھے۔وجود ساکن تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنک میں گرتے رنگ۔۔۔ٹوٹ کر فرش پر گرتے برش۔۔۔وہ دیکھ رہی تھی۔۔۔سب دیکھ رہی تھی۔ سرخ رنگ باتھ ٹب میں گر گیا تھا۔۔۔پانی میں سرخ رنگ۔۔۔۔وہ اسے دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔۔اور وہ آوازیں۔۔۔۔وہ کس کی تھیں۔۔۔۔اسی عورت کی تھیں۔۔۔جس نے اس سے اس کی من پسند چیز چھین لی تھی۔

"چلو میرے ساتھ۔۔۔"اس عورت کی وحشت ناک آواز گونجی۔وہ ہل بھی نہیں پائی۔اسی عورت نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا۔وہ کٹی پتنگ کی مانند اس کے ساتھ گھسٹتی چلی گئی۔

"چلو۔۔۔"خوش نصیب نے اسے چولہے کے سامنے کھڑا کیا اور آٹا نکال کر اس کے سامنے رکھا۔"بناؤ روٹیاں۔۔۔آج سے یہ کام تم کرو گی۔زریں اکیڈمی جاتی ہے اور فہد ٹیوشن۔تم فارغ ہو تو کام کرو۔"اس کے ساتھ ہی خوش نصیب نے اس کا بازو پکڑ کر زور سے دبایا۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"وہ بری طرح بلبلائی۔

اس عورت کی آواز۔۔۔ناپسندیدہ ترین آواز۔

اسے نفرت تھی اس عورت کی آواز سے۔وہ جب جب اسے بولتا سنتی تھی اس کے دماغ کی ساری رگیں پھٹنے کے قریب ہو جاتی تھیں۔آخر کیوں وہ اتنا زہریلا بولتی تھی؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے جانے دیں۔میں۔۔۔" وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔اسی کھینچ تانی میں اس نے خوش نصیب کو دھکا دیا تھا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے چولہے پر پڑی ہانڈی کے ساتھ ٹکرائی تھی۔چولہے پر رکھی ہانڈی کو جھٹکا لگا تھا اور وہ زمین پر گری تھی۔سارا سالن فرش پر پھیل گیا تھا۔

"ہائے۔۔۔" خوش نصیب نے کراہ کر اپنا بازو سہلایا پھر نیچے گرے سالن کو دیکھا۔"منحوس ماری کہیں کی۔۔۔" خوش نصیب نے اسے بالوں سے پکڑا تھا۔"جب سے آئی ہے جان عذاب میں ڈال رکھی ہے۔"صوفیہ نے مٹھیاں کمر کے پیچھے باندھیں اور ایک دم بھاگنے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے ہی خوش نصیب نے اس کو کلائی سے پکڑا تھا۔"آ تجھے بتاتی ہوں۔"اس نے نیچے گری ہوئی ہانڈی اٹھائی تھی۔اس میں سے بھاپ نکل رہی تھی۔وہ ابھی بھی کافی گرم تھی۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی گئی۔خوش نصیب نے اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیا اور ہانڈی کے پیندے پر رکھ دیا تھا۔

"پاپا۔۔۔" وہ بری طرح سے تڑپ کر چلائی تھی۔اس کا ہاتھ خوش نصیب نے ابھی تک نہیں چھوڑا تھا۔درد اس کی آنکھوں سے لہو بن کر ٹپکنے لگا تھا۔اتنے شدید درد کے بعد بھی اس کی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھوں سے ایک آنسو تک نہیں نکلا تھا۔ مگر تکلیف کی شدت نے اس کی آنکھوں اور چہرے کو سرخ کر ڈالا تھا۔

"اوہ گاڈ۔۔۔"ہادیہ نے بے اختیار اپنی مٹھیاں بھینچیں۔

"What a vile woman ."

"میں اسے چھوڑوں گی نہیں۔"ہادیہ نے غصہ سے کھولتے ہوئے منہ میں خوش نصیب کو برا بھلا کہا پھر خاموش کھڑی صوفیہ کو دیکھا۔

"درد ہو رہا ہے؟"

"نہیں"اس نے آہستگی سے نفی میں گردن ہلائی۔

www.novelsclubb.com

"جھوٹ مت بولا کرو۔"ہادیہ خفا ہوئی۔"تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

"تم کیا کر لیتی؟"اس نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ہادیہ کو دیکھا اور سر جھٹکا۔ جانتی تھی کہ وہ بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔اس نے چند ایک بار اس کے گھر جا کر خوش نصیب سے منہ ماری کہ تھی جس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا تھا۔الٹا خوش نصیب نے ہادیہ کو اچھی خاصی سنانے کے بعد جتانے والے انداز میں کہا تھا۔"اتنی ہی ہمدردی ہے تو لے جائو اسے اپنے ساتھ۔دیکھتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوں کب تک برداشت کرتی ہو اسے۔"اور یہاں ہادیہ خاموش ہو گئی تھی۔اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔وہ صوفیہ کو اپنے گھر اپنے ساتھ رکھ سکتی تھی۔مگر مسئلہ اس کے ڈیڈ کا تھا۔وہ صوفیہ کو کبھی اس گھر میں برداشت نہ کرتے۔

"اچھا۔۔۔چلو میرے ساتھ۔میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتی ہوں۔"ہادیہ نے گہری سانس لے کر کہا۔

"نہیں۔۔۔"صوفیہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔"اس کی ضرورت نہیں۔"اس نے اپنا ہاتھ ہادیہ کے ہاتھ سے چھڑایا۔"تم فکر مت کرو۔مجھے بالکل درد نہیں ہو رہا۔"

"اتنے جھوٹ مت بولا کرو۔"ہادیہ نے بھرائی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا۔"اگر درد ہو رہا ہو تو اسے چھپاتے نہیں ہیں۔"وہ نرمی سے کہہ رہی تھی۔"خود کو بے حس مت بناؤ۔"

"میں بے حس بن چکی ہوں۔اور بے حس ہونا ہی اچھا ہے۔حساس ہو جاؤں گی تو۔۔۔ٹوٹ جاؤں گی۔اپنی بقا کی جنگ لڑنے کے لیے خود کو مضبوط بنانا پڑتا ہے۔اپنے دل کو پتھر کرنا پڑتا ہے۔۔۔"اس نے جھک کر شاپنگ بیگز اٹھائے تھے۔ہادیہ کو پیچھے چھوڑ کر اب وہ چل پڑی تھی۔ہادیہ نے خاموشی سے اس کے پیچھے قدم اٹھائے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"You're too Young to suffer this much."

وہ رک گئی۔ہادیہ بھی رک گئی۔ گردن موڑ کر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

ایک کی آنکھوں میں نمی تھی اور دوسرے کی آنکھوں میں برف جیسا سرد تاثر۔

"I was just a kid when I ...."

اس کا جملہ مکمل نہیں ہوا۔

وہ کرہی نہیں سکی۔وہ پھر رک گئی۔وہ بتا نہیں سکی کہ اس نے کیا دیکھا تھا۔کیا سہہ لیا تھا۔

"تم کب مجھے بتاؤ گی وہ سب جو تم کب سے اپنے اندر چھپائے بیٹھی ہو؟" ہادیہ نے بے اختیار کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں۔"اس نے شانے جھٹک دیے۔

"اچھا چلو۔۔۔۔ہم ڈرماٹولوجسٹ کے پاس چلتے ہیں۔تمہارے ہاتھ کے لیے میڈیسن لیں گے۔اور تم انکار نہیں کرو گی۔"ہادیہ نے دھونس بھری دھمکی دی تھی۔پھر اس کے انکار کو ان سنی کر کے کھینچتی ہوئی کار تک لے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com